ماہنامہ
نعت
لاہور
راولپنڈی کے نعت گو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا چودھواں سال

ماہنامہ **نعت** لاہور

جلد ۱۴ — دسمبر ۲۰۰۱ — شمارہ ۱۲

راولپنڈی شہر کے نعت گو شعرا

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

مشیر خصوصی: چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زر سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود
صدر ایوان نعت رجسٹرڈ

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

فون: 7463684 — پوسٹ کوڈ: 54500

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

راولپنڈی شہر کے نعت گو شعرا

☆

شاکر کنڈان

موضع کنڈان کلاں۔ تحصیل شاہ پور (ضلع سرگودھا)

فہرست

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے احوال کی یا رب نبی ﷺ کو کب خبر ہو گی
مری کیا عمر یوں ہی دردِ فرقت میں بسر ہو گی
پہنچ جاؤں مدینے، پھر نہ آؤں ہند میں یا رب
مری منظور کب تک یہ دعائے بے اثر ہو گی
سنا ہے جا کے جو فریاد کرتا ہے، وہ سنتے ہیں
مری فریاد بھی آخر کسی دن کارگر ہو گی
رہے آباد گلزارِ مدینہ تیرا یا مولا!
مری شاخ تمنا بھی کسی دن بار ور ہو گی

صوفی عنایت محمد پسروری

صوفی عنایت محمد ولد شیخ میراں بخش 1887ء میں پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔تحریک خلافت، تحریک شہید گنج اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔تحریک خلافت کے دور میں پسرور سے راولپنڈی منتقل ہو گئے۔حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوریؒ کے محبوب مریدوں میں سے تھے۔علم و ادب اور شاعری سے بھی بھرپور دلچسپی تھی۔اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔پنجابی نظم میں ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جو 1940ء میں طبع ہوئی۔7 مارچ بروز جمعۃ المبارک راولپنڈی میں داعی اجل کو لبیک کہا اور عیدگاہ راولپنڈی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔(٥٤)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیغمبر اسلام عناں ﷺ گیر دو عالم!
مسلم نہ ہوں کیوں صاحب جاگیر دو عالم
جلوہ وہ و صورت گر تقدیر دو عالم
وہ ﷺ ذات گرامی ہے کہ ہے میر دو عالم
جز جلوہ محبوب خدا ﷺ ہو نہیں سکتی

تزئین دو عالم ہو کہ تطہیر دو عالم
دونوں میں خراج آپ ﷺ کی امی لقبی کو
تعلیم دو عالم ہو کہ تسخیر دو عالم
آپ ﷺ آئے تو ہر نقش زمانہ کو ملا حسن
قبل آپ ﷺ کے بے رنگ تھی تصویر دو عالم
چشم کرم اک معجزہ حسن عطا ہے
لطف آپ کا ہے باعث توقیر دو عالم
مشتاق عنایت کے ہیں، محتاج کرم کے
ان پیروں سے لپٹے ہیں مشاہیر دو عالم
فطرت میرے اشکوں میں اُسی نور کا ہے عکس
جو نور کہ ہے ضامن تنویر دو عالم (۷۵)

عبدالعزیز فطرت

ایک شاعر، ایک مصنف، ایک صحافی عبدالعزیز فطرت 5 جنوری 1905ء کو راولپنڈی میں غلام نبی کامل کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول سے حاصل کی۔ عملی زندگی میں سررشتہ ڈاک و تار سے وابستہ ہوئے اور 25 سال تک خدمات سرانجام دیں۔ یہاں سے پنشن حاصل کرنے کے بعد ریڈیو پاکستان سے منسلک ہوگئے۔ (۵۱)

کچھ عرصہ روزنامہ تعمیر راولپنڈی میں صحافتی خدمات بھی سرانجام دیں۔ (۴۷) آخری عمر میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ 5 اکتوبر 1967ء کو وفات پائی۔ (۵۱)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ نورس شگوفے یہ نوخیز کلیاں
مدینے کی باتیں لگیں دل کو بھلیاں
ہے دل کا سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک
مدینے کے کوچے، مدینے کی گلیاں

جہاں سے چمن کی بہاریں ملی ہیں
جہاں سے ہوائیں ہیں رحمت کی چلیاں
ملیں خشک صحرا کو کوثر کی موجیں
شگفتہ ہوئیں آرزوؤں کی کلیاں
جہاں سے زمانے میں گونجی اذانیں
ہر اک دل میں ایمان کی شمعیں جلیاں
وہ روحیں ہیں صدق و وفا کے نمونے
جو ان روح پرور فضاؤں میں پلیاں
درود آپ ﷺ پر جس نے بھیجا ہے دل سے
ہوا کامیاب، آفتیں اس سے ٹلیاں (۲۳)

باقی صدیقی

محمد افضل نام اور باقی صدیقی قلمی نام ہے۔ آپ کا تعلق سہام قریشی قوم سے ہے۔ باقی صدیقی 20 دسمبر 1908ء کو احمد جی کے ہاں موضع سہام (راولپنڈی) میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد جے وی کیا اور ایک سکول میں مدرس مقرر ہوگئے۔ لیکن فلمی ہیرو بننے کا شوق بمبئی لے گیا۔ جہاں چند ایک فلموں میں کام کیا۔ گیت اور مکالمے بھی لکھے۔ بعد ازاں فوج میں بھرتی ہوگئے۔ جلد ہی اس ملازمت سے مستعفی ہوگئے۔ ریڈیو میں بھی کام کرتے رہے۔ آخر 63 سال کی عمر میں معلم، اداکار، فوجی، مکالمہ نگار، گیت نگار، صداکار، صحافی اور پنجابی و اردو زبان کے معروف شاعر باقی صدیقی 8 جنوری 1972ء کو وفات پا گئے۔ ان کی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ جبکہ ''زادِ سفر'' نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ (۹)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ مجال تاب جمال ہی
نہ زبان حرف سوال ہی
مری جان ہے ترے نور سے

مری روح تیرا خیال ہی
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

تیری شان کیسے کروں بیاں
کہ زبان و حرف ہیں بے زباں
یہ کرم کہ تو ہے درون دل
یہ شرف کہ تو ہے رہین جاں
کہ پہنچ سکے تیرے حسن تک نہ گماں ہی نہ خیال ہی
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

تو حبیب رب کریم ہے
ترا نور سب سے قدیم ہے
کہ احد کے اور ترے درمیاں
تو بس ایک پردہ میم ہے
تری عظمتوں کی ہے ترجماں تو فقط اذان بلالؓ ہی
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

ترا نام احمد مجتبیٰ ﷺ
تری ذات خاتم انبیاء
تو جواز روز الست ہے
تو رسول و رحمت دوسرا
میں غریب و عاجز بے نوا کہ مرا ہے دست سوال ہی
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

یوسف ظفر

شیخ محمد یوسف نام لیکن یوسف ظفر کے قلمی نام سے پہچانے گئے۔ یکم دسمبر 1914ء کو مری میں پیدا ہوئے (۴۷)۔ آبائی وطن گوجرانوالا ہے۔ 1936ء میں بی اے کیا اور صحافت سے منسلک ہو گئے۔ کچھ عرصہ ماہنامہ ''ہمایوں'' کی ادارت کی۔ بعد ازاں آزاد کشمیر ریڈیو سے وابستہ ہو گئے اور

بے شمار منظوم فیچر لکھے۔ شاعری کی ابتدا غزل گوئی سے کی لیکن کچھ عرصہ بعد نعت گوئی بھی شروع کر دی اور آخری عمر تک نعتیں اور متصوفانہ غزلیں لکھتے رہے (۶۰) درج ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں: زنداں، زہر خنداں، صدا بصحرا، نوائے ساز، حریم وطن، عشق پیچاں (۴۷) 2 مارچ 1972ء کو راولپنڈی میں وفات پائی (۴۶)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شاہ دو عالم امید غریباں
یتیم عرب ہے نوید یتیماں
وہ ہے بے سہاروں کا دائم سہارا
دوائے مریضاں، عصائے ضعیفاں
اجالا کیا شمع وحدت سے ہر سو
کیا لا الہ کا زمانے میں اعلاں
کتاب مبیں حق کی انساں کو دے کر
ہویدا کیے اس کے سب راز پنہاں
وہ داروئے وحدت حکیم امم کا
شفا یاب جس سے مریضانِ عصیاں
نگاہ کرم شاہِ کونین ﷺ ادھر بھی
کہ ہے فضل تیرا غلامِ غلاماں (۷۴)

فضل حسین فضل

فضل حسین پہلی جنگ عظیم سے قریباً 8 یا 10 سال پہلے موضع جھاتلہ (راولپنڈی) میں وزیر خاں کے ہاں پیدا ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو فوج میں آ گئے اور طویل عرصے تک عسکری خدمات ادا کرنے کے بعد 1963ء میں میجر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ 1965ء میں جب ملک پر کٹھن حالات آئے تو دوبارہ خدمات فوج کے سپرد کر دیں۔ جب کوئٹہ میں مقیم تھے تو وہاں محشر رسول نگری سے ملاقات ہوئی جو بالآخر شاعری کا باعث بنی۔ ''افکار فضل''

(حصہ اول) اور ''افکارِ فضل'' (حصہ دوم) دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ 20 جون 1979ء کو راولپنڈی میں وفات پائی (۳)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بے نوا عجمی، شاہ انبیا ﷺ عربی
کرشمہ ساز ہے اے عشق تیری بے سببی
ازل سے فطرت بوجہل و ذوق بولہبی
ہے ناشناس مقام محمد عربی ﷺ
ہے رشک کوثر و تسنیم تیری ایک نظر
ترے کرم کی ہے محتاج میری تشنہ لبی
بس اک تجلی دیوانہ ساز و بندہ نواز
بس ایک جلوہ رنگیں بہ خاک تیرہ شبی
ادب ادب نگہ شوق! یہ مدینہ ہے
یہاں نظر کی بھی آوارگی ہے بے ادبی
جہاں میں عام ہے فیضان میرے ساقی کا
جبش کا جام سیہ ہو کہ شیشہ حلبی
حضور ﷺ ہی کی نوازش ہے میرا کرب مدام
حضور ﷺ ہی کی عطا ہے مری سکوں طلبی
مری نگاہ میں وہ رشک طور و ایمن ہے
وہ دل کہ جس میں ہے عشق نبی ﷺ کی آگ دبی
یہی جہاں میں ہے پہچان مرد مومن کی
زباں پہ زمزمہ حمد، لب پہ نعت نبی ﷺ
زہے نصیب کہ روز ازل سے ہوں مظہر
غلام سید لولاک ﷺ بندہ عربی (۱۱)

حافظ مظہر الدین

جناب مظہر الدین چشتی صابری ولد علامہ مولانا نواب الدین چشتی ؒ 1914ء میں ست کوہا ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں پیر جماعت علی شاہ صاحب ؒ کے قائم کردہ مدرسہ نقشبندیہ میں صاحبزادگان کے ساتھ تین سال تک حاصل کی۔ بعد ازاں پٹیالہ کی سلمٰی نامی خاتون سے قرآن مجید حفظ کیا۔ مدرسہ حزب الاحناف لاہور اور مدرسہ نعمانیہ امرتسر میں بھی تعلیم حاصل کی۔ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مدراس ضلع امرتسر مسلم لیگ کے صدر رہے۔ حافظ مظہر الدین ایک شاعر، سیاست دان، صحافی، ادیب اور مترجم کے طور پر سامنے آئے۔ لیکن نعت گوئی میں انھیں نمایاں مقام حاصل ہوا۔ 22 مئی 1981ء کو راولپنڈی میں وفات پائی۔ 23 مئی کو قبرستان عیدگاہ راولپنڈی میں عارضی طور پر دفن کیا گیا۔ پھر ایک سال بعد ان کے تابوت کو مری کی راہ میں چھتر کے قریب دفن کیا گیا (۳۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ ہی خاتم انبیاء ہیں
آپ ﷺ ہی مظہر کبریا ہیں
آپ ﷺ اللہ کا پیغام لائے
آپ ﷺ نے وسوسے سب مٹائے
آپ ﷺ نے عام کی حق پرستی
آپ ﷺ نے ختم کی ساری پستی
آپ ﷺ نے روشنی دی جہاں کو
آپ ﷺ نے زندگی دی جہاں کو
آپ ﷺ رحمت لقب بن کے آئے
آپ ﷺ نے سوتے انساں جگائے
آپ ﷺ کی شان سب سے جدا ہے
آپ ﷺ ہی کا ثنا خواں خدا ہے

آپ ﷺ ہی فخر کون و مکاں ہیں
آپ ﷺ ہی رونق دو جہاں ہیں

غلام رسول طارق

غلام رسول نام اور طارق تخلص ہے۔ 28 اکتوبر 1928ء کو سودھراں تحصیل وزیر آباد کے اللہ دتہ بھٹی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابھی بچے ہی تھے کہ والدین کے ساتھ راولپنڈی میں سکونت اختیار کر لی۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔ ریڈیو پاکستان میں سکرپٹ رائٹر رہے اور فرنٹیئر پریس کے مینجر کے طور پر بھی کام کیا۔ 28 نومبر 1985ء کو راولپنڈی میں وفات پائی (۱۲۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ فخر نوع انساں وہ نبی امی اعظم ﷺ
وہ جس نے نور سے اپنے منور کر دیا عالم
وہ جس کی حکمتیں مشرق سے مغرب تک کا سرمایہ
وہ جس کے جسم اقدس کا نہ پڑتا تھا کہیں سایہ
وہ جس نے جاہلوں کو عالم و فاضل بنا ڈالا
وہ جس نے قیصر و کسریٰ کے تختوں کو ہلا ڈالا
وہ جس نے حریت کی ساری دنیا میں بنا ڈالی
جہاں سے جس نے عادت تک غلامی کی مٹا ڈالی
وہ جس کے اک اشارے پر ہوا شق چاند کا سینہ
وہ جس کے راستے کا عرش اعظم بن گیا زینہ
وہ جس نے نوع انساں کی غلامی کو مٹا ڈالا
وہ جس نے خادمان ارض کو آقا بنا ڈالا
گنہگار اور درماندہ ہوں لیکن میں اُسی کا ہوں
اُسی کے فیض سے میری رگوں میں دوڑتا ہے خوں
مصائب اور حوادث سے جو ہوتا ہوں کبھی غم گیں

اُسی کا نام ہوتا ہے مرا سرمایہ تسکیں
سحر کو ندیاں بھی اکثر اس کا گیت گاتی ہیں
جو اُس کا نام لے کوئی تو پلکیں بھیگ جاتی ہیں (۱۸)

حافظ عبدالرشید قریشی

حافظ عبدالرشید قریشی ایک مخلص سیاسی کارکن تھے۔ تحریک پاکستان کے حوالے سے پہلے خاکسار تحریک سے وابستہ ہوئے۔ بعد ازاں مسلم لیگ کے لیے بھرپور کام کیا۔ حافظ قرآن تھے اور جب کلام پاک کی تلاوت کرتے تو وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ طبیہ کالج دہلی کے سند یافتہ طبیب تھے اور طبابت ہی پیشہ تھا۔ لیکن خطابت اور سیاست میں خوب نام کمایا (۱۸)۔ ''دشت جنوں''، شعری مجموعہ ہے جو ان کے بیٹوں نے ان کی وفات کے بعد 1986ء میں شائع کیا۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واقف اسرار فطرت، محرم الہام حق
جس کے ہونٹوں سے پہنچتا ہے ہمیں پیغام حق
اک مبلغ روز و شب تبلیغ جس کا کام ہے
جس کا ہر پیغام، پیغام نشاط انجام ہے
اک مفسر، جو بیاں کرتا ہے تفسیر حیات
کاشف سر حقیقت، ترجمان کائنات
اک مصور، کھینچ دیتا ہے جو تصویر ملل
اک اشارے سے بدل دیتا ہے تقدیر ملل
اک خطیب نکتہ داں، حسن خطابت جس پہ ختم
حق بیانی، راست گفتاری، صداقت جس پہ ختم
اک مقرر، جس کی ہر تقریر حکمت در کنار
جس کے ہر اک لفظ سے امن و محبت آشکار
ایک مصلح جو کیا کرتا ہے اصلاح جہاں

قاسم مہر و مروت، قاصد امن و اماں
ایک رہبر جو دکھاتا ہے صراط مستقیم
جو بناتا ہے بشر کو وارث لطف عمیم
اک مجاہد، عسکر ابلیس سے محو جہاد
جس کو ہے تائید غیبی پر مکمل اعتماد
اک مقنن، جس کا مقصد عدل و حکمت کا نفاذ
عالم امکاں میں آئین شریعت کا نفاذ
اک مزکی جس کا مسلک ذہن و دل کا تزکیہ
نفس امارہ کا، جہل و خود سری کا تصفیہ
ہے نزول رحمت رب جہاں اس کا وجود
ہے امان و عافیت کا اک نشاں اس کا وجود (۳۴)

عارف سیمابی سیالکوٹی

فقیر محمد خاں نام اور عارف تخلص کرتے تھے۔ سیماب اکبر آبادی سے شرف تلمذ تھا جس کے باعث سیمابی لکھا کرتے تھے۔ چونکہ اس عہد میں ہندوستان میں ایک اور شاعر بھی عارف سیمابی کے نام سے رسائل میں اپنا کلام شائع کرواتے تھے۔ اس لئے آپ کبھی عارف سیمابی ایم اے اور کبھی عارف سیمابی سیالکوٹی لکھنے لگے۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ گارڈن کالج راولپنڈی سے ایم اے اردو کیا۔ جی ایچ کیو میں ملازمت کی۔ مختلف پرائیویٹ کالجز میں بھی پڑھایا۔ راولپنڈی میں ہی ایک چھوٹا سا مکان بنوالیا تھا جہاں قریباً ستر سال کی عمر میں 22 مئی 1987ء کو وفات پائی۔ اس لحاظ سے ان کا سن پیدائش 1917ء کے لگ بھگ بنتا ہے (۷۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں والوں کی خاطر آسماں کے ترجماں تم ہو
غرض اک رابطہ بین مکان و لامکاں تم ہو
وقار حرف و معنیٰ، آبروئے حکمت و دانش

وہ امی ہے، ذہن گر علم تو اس کی زباں تم ہو
بشر جکڑا تھا زنجیر رسومات جہالت میں
گری پل بھر میں کٹ کر جس سے وہ ضرب گراں تم ہو
یہ دنیا ابدیت، آقائیت میں بٹتی جاتی تھی
کیا راز مساوات بشر جس نے عیاں، تم ہو (۳)

حمید یورش

عبدالحمید نام اور یورش تخلص ہے۔ فوج سے متعلقہ رسائل و جرائد میں عبدالحمید کے نام سے جبکہ علمی و ادبی رسائل میں کبھی حمید یورش اور کبھی یورش عوامی کے قلمی نام سے لکھتے تھے۔ عبدالحمید 28 مئی 1929ء کو ظفروال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد پہلے ریلوے اور پھر فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ 1974ء میں ریٹائرمنٹ کو اپنا مسکن بنایا اور یہیں اگست 1989 میں وفات پائی۔ لب تشنہ تلاطم شعری مجموعہ ہے (۳)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالم انساں میں ہے جو سب سے بہتر وہ بشر
سب زمانوں کے لیے ہے جو پیمبر وہ بشر
سر بسجدہ ہو کے جس نے حق سے بخشش کی طلب
شافع امت جو ہو گا روز محشر، وہ بشر
جو شب معراج کو پہنچا سر عرش بریں
بن کے مہمان عزیز رب داور، وہ بشر
بس کہ ناممکن ہے جس کی کاملیت کا جواب
ہو بہو ہے جو صفات حق کا مظہر وہ بشر
جانتے ہیں فخر جس کی پیروی، شاہ و گدا
جس کے آگے سرنگوں کسریٰ و قیصر، وہ بشر
حق تعالیٰ اور ملائک جس پہ پڑھتے ہیں درود

ذکر جس کا اہل ایماں کے لبوں پر وہ بشر
لمحے لمحے نام جس کا ہو فضاؤں میں بلند
جس کا گھر ہے مومنوں کے دل کے اندر وہ بشر
خلق میں، کردار میں جس کا نہیں کوئی مثیل
قلزم توحید کا ہے جو شناور وہ بشر
کفر کی ظلمت کو بخشی جس نے تنویر سحر
نور حق سے دل کیے جس نے منور وہ بشر (۶۳)

محمد افضل تحسین

محمد افضل نام۔ ابتداء ناشاد تخلص کیا جبکہ اپنے والد محترم مولانا الف دین کے کہنے پر تخلص بدل لیا۔ افضل تحسین 1927 میں بن کوٹل تحصیل مری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں سے اور میٹرک مری سے کیا۔ 1943 میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ جہاں ملازمت کے دوران منشی فاضل اور ایم اے تک تعلیم حاصل کر کے آرمی ایجوکیشن کور میں چلے گئے۔ 1973ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کی اور ہفت روزہ ہلال راولپنڈی میں فیچر رائٹر کی حیثیت سے شمولیت اختیار کر لی۔ بعد ازاں پاکستان نیوی کے مجلے ''نیول ہیڈ کوارٹر'' کی ادارت سنبھالی۔ اسی دوران 25 دسمبر 1991ء کو وفات پائی۔ انھوں نے نثر، نظم اور تراجم کی صورت بہت کچھ لکھا لیکن ابھی تک کچھ بھی کتابی صورت میں سامنے نہیں آ سکا۔ (۱۱۵)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اُسی نقش سے مانگ کر روشنی، بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ ﷺ محمد بھی، احمد بھی، محمود بھی، حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی، ظاہراً اُمیوں میں اٹھایا گیا
جام افلاک سے دامن خاک تک، جذبہ شوق سے فہم و ادراک تک
حسن ہر شے میں اس کا سمویا گیا، نور ہر سمت اس کا رچایا گیا

اُس کے افکار میں جانفزا روشنی، اس کی گفتار میں دلنشیں نغمگی
اُس کے کردار میں ہے وہ پاکیزگی جس کو مقصود فطرت بنایا گیا
اُس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا، اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا، اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
میرے احساس میں روشنی اس کی ہے، میری آواز میں تازگی اس کی ہے
میری اپنی نہیں زندگی اس کی ہے جس کو میرا نگہباں بنایا گیا
حشر کا غم مجھے کس لیے ہو کرم، میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ ﷺ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا (۵۳)

کرم حیدری

ملک محمد کرم داد ابن ملک حکم داد خان 12 اگست 1915ء کو مری کے ایک گاؤں تریٹ میں پیدا ہوئے۔ مذہبی تعلیم گھر میں حاصل کی کیونکہ گھر عربی فارسی علوم سے بہرہ مند تھا۔ نویں جماعت میں پڑھتے تھے جب شعر کہنا شروع کیا۔ انیس برس کی عمر میں غزلوں اور گیتوں کا مجموعہ ''موسیقار'' شائع ہوا۔ میٹرک تک تعلیم مری میں حاصل کی۔ بی اے پرائیویٹ کیا۔ 1941ء میں ایم اے کیا (۵۱)۔ ۱۹۴۱ میں ایم اے کیا، بی ٹی کیا اور بائیس سال کی عمر میں ہی دیہاتی سکول کے ہیڈ ماسٹر بنا دیئے گئے۔ انھوں نے ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری۔ تحقیق، تنقید، خاکہ، افسانہ، ترجمہ، تاریخ، مقالات اور شاعری میں درجن بھر کتابیں لکھیں (۲۶)۔ 30 جنوری 1994 کو راولپنڈی میں وفات پائی۔ (۷۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے سنا پیام رسول کریم ﷺ کا
اس پر کھلا مقام رسول کریم ﷺ کا
ذرے بھی زرفشاں ہیں مہ و مہر تابناک
جاری ہے فیض عام رسول کریم ﷺ کا
میخانہ ازل میں ہوا ہے وہ سجدہ ریز

جس نے پیا ہے جام رسول کریم ﷺ کا
لاتا نہیں نظر میں وہ دنیا کی رفعتیں
جو بن گیا غلام رسول کریم ﷺ کا
کتنے وفور سے سر عرش بریں کیا
اللہ نے احترام رسول کریم ﷺ کا
اختر ہوئی ہیں رحمت حق کی نوازشیں
جب بھی پڑھا سلام رسول کریم ﷺ کا (۳۱)

محمود اختر کیانی

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر شہید ہونے والے میجر مسعود اختر اور شاہراہ قراقرم میں اہم کردار ادا کرنے والے کرنل سلطان ظہور اختر کے بھائی، علامہ اقبال کے مجلس نشیں، مسلم لیگ کے فعال کارکن راجا حسن اختر المعروف حسن آفاقی کے بیٹے محمود اختر کیانی 1930ء میں پیدا ہوئے، راشننگ کے محکمے میں فوڈ کنٹرولر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ ابتدا غزل لکھی لیکن بعد میں نعت گوئی کی طرف مائل ہو گئے۔ 1971ء میں نعتیہ مجموعہ بعنوان ''عقیدت'' شائع ہوا۔ محمود اختر نے عارضہ قلب میں راولپنڈی میں وفات پائی۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا کا نور، حسن سما آپ ﷺ ہی تو ہیں
یا مصطفیٰ ﷺ حبیب خدا آپ ہی تو ہیں
کل کرہ زمیں پہ ہیں جتنی بھی رونقیں
اُن کی دلیل نشوونما آپ ﷺ ہی تو ہیں
شمس و سحر، بہار، شفق، نجم و ماہ میں
جلوہ بہ جلوہ، جلوہ نما، آپ ﷺ ہی تو ہیں
جرم و خطا کے تپتے ہوئے ریگزار میں
لطف و سخا، کرم کی گھٹا آپ ﷺ ہی تو ہیں

نبیوں کے پیر، عاقل و ناقص کے دستگیر
سارے جہاں کے راہنما آپ ﷺ ہی تو ہیں
وحدت کے راز ہم پہ عیاں آپ ﷺ سے ہوئے
آئینہ صفات خدا آپ ﷺ ہی تو ہیں
کیوں کر نہ بھیک آپ ﷺ سے مانگیں علاج کی
ہر درد لادوا کی دوا آپ ﷺ ہی تو ہیں (۱۰۶)

ضمیر اظہر

ضمیر الدین گنائی نام اور اظہر تخلص ہے۔ ضمیر اظہر کے قلمی نام سے مشہور ہوئے۔ 4 فروری 1921ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ مسلم ہائی سکول امرتسر سے 1939ء میں میٹرک اور 1943ء میں ایم اے او کالج امرتسر سے گریجوایشن کی (۳۲)۔ 1944ء میں مرکزی حکومت کی ملازمت اختیار کی اور 37 سال کی مدت کے بعد 1981ء میں ڈپٹی سیکرٹری حکومت پاکستان کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اسی دوران منشی فاضل اور ایم اے کے امتحانات پاس کیے (۱۶)۔ چھ شعری مجموعے اور 3 شعری تراجم کی کتب شائع ہو چکی ہیں (۱۱)۔ ''فرط عقیدت'' نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ ضمیر اظہر 7 دسمبر 1995ء کو راولپنڈی میں فوت ہوئے۔ (۲۱)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہی ہے تیرے در کی فقیری
ہیچ اس کے آگے میری وزیری
قدموں میں ترے کسریٰ و قیصر
کملی پہ قربان شان حریری
معبود یکتا اللہ، برحق
در عبدیت تو ہم بے نظیری
دین اور دنیا کی رہنما ہے
تیری ہدایت اور دستگیری

تیرے تلطف پر کر رہے ہیں
غیر اعتراف منت پذیری
آزادیوں کو ہے رشک جس پر
زلف معنبر کی ہے اسیری
تیری محبت کا ماحصل ہے
دل کا اُجالا روشن ضمیری (۷)

انجم رضوانی

قاضی احمد دین انجم رضوانی 25 نومبر 1907ء کو تیلی محلّہ راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولانا قاضی محمد کیچ مکرانی ہے۔ جن کا سلسلہ نسب حضرت خالدؓ بن ولید سے جا ملتا ہے۔ انجم رضوانی نے عربی، فارسی، علم القرآن اور حدیث کی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ 18 سال کی عمر میں شاعری کا آغاز ہوا۔ ابتدأ سرشار کسمنڈوی اور بعد میں محوی صدیقی لکھنوی سے اصلاح لی۔ شاعری کی تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ شعروادب کے علاوہ دینی سرگرمیاں بھی ان کے مشاغل میں سرفہرست رہیں (۱۲)۔ ''پارہ پار منظوم'' اور ''انجمنستان'' دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ 6 مارچ 1996 کو راولپنڈی میں وفات پائی۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام دہر کی سچائیاں حضور ﷺ سے ہیں
تمام نور کی پرچھائیاں حضور ﷺ سے ہیں
قدم قدم پہ جو انسانیت کے کام آئیں
وہ حوصلے وہ شکیبائیاں حضور ﷺ سے ہیں
بشر کی عقل و خرد کا تو اک بہانہ ہے
درست یہ ہے کہ دانائیاں حضور ﷺ سے ہیں
کوئی بھی قوم ہو اس بات کو تو مانتی ہے
کہ بحر علم کی گہرائیاں حضور ﷺ سے ہیں

زمیں پہ بیٹھ کے مریخ کی بھی سیر کریں
خدا گواہ یہ بینائیاں حضور ﷺ سے ہیں
بدی، برائی، حسد، سب کو آپ ﷺ نے مارا
اور اب جو ہیں سبھی اچھائیاں، حضور ﷺ سے ہیں
مرے تو لفظ بھی روشن ہیں آپ ﷺ کے صدقے
مرے قلم کی توانائیاں حضور ﷺ سے ہیں
مہکتے فکر و عمل کی ہوائیں ہیں افضل
یہ سب لطیف سی پروائیاں حضور ﷺ سے ہیں (۳۹)

افضل منہاس

گھر والوں نے نام وزیر احمد رکھا جو تبدیل ہو کر افضل منہاس ہو گیا۔ 23 جون 1923ء کو چکوال میں پیدا ہوئے (۴۷)۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ اوائل عمری ہی سے شعر کی طرف راغب ہوئے۔ 1940ء کے بعد جدید شاعری کی طرف رجحان ہوا۔ ایک کتاب شائع کرائی تھی جسے ضائع کر دیا۔ صحافت اور ریڈیو پاکستان سے وابستہ رہے۔ ''ناقوس'' راولپنڈی، ''تعمیر'' راولپنڈی اور ''نیرنگ خیال'' راولپنڈی سے کچھ عرصہ منسلک رہے۔ پنجابی اور اردو زبان میں شاعری کے علاوہ مضامین اور افسانے بھی لکھے۔ ''''روشنی کے زخم''۔ ''مضراب''۔ ''دستک''۔ ''ہوا کے دریچے''۔ ''آ نگینے میں سورج''۔ ''افق در افق'' اہم تصانیف ہیں (۵۱)۔ 15 جنوری 1997 کو وفات پائی اور راولپنڈی میں ہی مدفون ہوئے (۵۸)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسعت کون ومکاں کو چیر کر میری نظر
عالم تخییل میں پہنچی در تقدیس پر
سر بسجدہ تھے ملائک محو تسبیح و درود
جلوہ ساماں تھا جمال سید خیر البشر ﷺ
چاند تاروں نے سجا رکھا تھا بزم ناز کو

ہر قدم تھا مائل رفعت مذاق دیدہ ور
جستجو نور ازل کی تھی نگاہ شوق کو
مہر و مہ تھے سنگ میل اور کہکشاں گرد سفر
عشق بڑھتا ہی گیا آگے حریم شوق میں
وقت نے رکھی نہ تھی پابندی شام و سحر
ہر نفس صرف عبادت، ہر نظر جلووں میں گم
دیدہ و دل کے لیے تھا عام فیضان نظر
پھول بن کر مسکرائی کائنات آب و گل
جب ہوا دنیا میں خورشید نبوت جلوہ گر
روح نے تابندگی پائی اُسی کے نور سے
بزم عالم میں ہے جس کا عشق سب سے معتبر
خاک پائے سید لولاک ﷺ ہوں میں اے کلیم
میرے قدموں میں نہ ہو کیونکر جہان خشک و تر (۷۹)

سید عطا حسین کلیم

سید عطا حسین کلیم مشرقی پنجاب کے شہر جالندھر میں 15 فروری 1917ء کو پیدا ہوئے۔ ڈی اے وی کالج جالندھر سے بی اے کرنے کے بعد دہلی میں محکمہ دفاع سے وابستہ ہو گئے۔ آزادی ہند کے بعد پاکستان آئے اور راولپنڈی میں آر۔ ٹی۔ اے کے دفتر میں سیکرٹری کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ پھر ریڈیو پاکستان میں پروڈیوسر منتخب ہو گئے۔ جہاں سے بحیثیت سٹیشن ڈائریکٹر ریٹائر ہوئے۔ بعد ازاں کچھ دن ایف آئی اے میں پی آر او رہے۔ ہومیوپیتھی کا بھی کافی شوق تھا اور باقاعدہ گھر پر مطب کرتے تھے۔ ایک رسالہ ماہنامہ ''ہومیوپیتھی'' بھی جاری کر رکھا تھا۔ کوئے شوق (نظم)، یلتستان (نثر)، محراب (حمد ونعت ومنقبت) (۷۲) سراب وفا (غزلیں) اور یادوں کے زخم (مشاہیر ادب کے مرثیے) مطبوعات ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہادی کہوں کہ مالک ارض و سما کہوں
ختم رسل کہ شافع روز جزا کہوں
شاہد کہوں، نذیر کہوں، مصطفی ﷺ کہوں
آئے جو لب پہ نام تو صل علیٰ کہوں
خالق نے اپنے نور سے پیدا کیا انھیں
پھر کیوں نہ ان کو مظہر ذات خدا کہوں
ہے حسن ان کا لفظ و معانی سے بھی بلند
اللہ کی زبان میں شمس الضحیٰ کہوں
گیسو ہیں یا کہ سورہ واللیل، دیکھیے
چہرہ نظر میں آئے تو بدر الدجی کہوں
مدح رسول پاک ﷺ میں عاجز رہا قلم
خواہش نہاں کی یہ کہ سوا سے سوا کہوں (۱۵)

رابعہ نہاں

رابعہ خاتون نام اور نہاں تخلص کرتی تھیں۔ 20 ستمبر 1920ء کو آگرہ کے ایک سادات گھرانے میں پیدا ہوئیں (۱۰) بچپن میرٹھ میں گزارا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اپنے خاندان کے ہمراہ ہجرت کی اور بالآخر راولپنڈی مسکن ٹھہرا۔ انھوں نے ساری زندگی خانہ داری اور شاعری میں گزاری۔ کئی شعری مجموعے شائع ہوئے، جن میں سے ''نور جھروکے'' اور ''صبح تجلی'' نعتیہ مجموعے ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیری نظروں کا یہ فیضان رسول عربی ﷺ
عقل ہے سر بگریبان رسول عربی ﷺ
حسن اخلاق کا بستان رسول عربی ﷺ
قصہ شوق کا عنوان رسول عربی ﷺ

پختہ ہے آپ کا پیمان رسول عربی ﷺ
ہے یہی آپ کی پہچان رسول عربی ﷺ
حسن فطرت کا ہے عرفان رسول عربی ﷺ
جذبہ عشق کا میزان رسول عربی ﷺ
ہو بیاں کس سے تری شان رسول عربی ﷺ
خود خدا تیرا ثنا خوان رسول عربی ﷺ
ہو میرے درد کا درمان رسول عربی ﷺ
مشکلیں میری ہوں آسان رسول عربی ﷺ
تم ہو شاہیں کے بھی مہمان رسول عربی ﷺ
پورا ہو دل کا یہ ارمان رسول عربی ﷺ (۵۲)

رحیم بخش شاہین

نام رحیم بخش، تخلص شاہین، 14 جولائی 1942ء کو ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام تاج الدین تھا۔ جب ہجرت کی تو ابھی بچے ہی تھے۔ 1966 میں پنجاب یونیورسٹی سے اُردو میں ایم اے کیا اور لیکچرر شپ اختیار کر لی۔ 1988 میں ''مکاتیب اقبال کا تنقیدی جائزہ'' مقالہ لکھ کر سندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی 9 کتب انگریزی اور اردو میں شائع ہو چکی ہیں جبکہ دو غیر مطبوعہ ہیں۔ بے شمار مقالات لکھے اور کئی بین الاقوامی علمی کانفرنسوں میں ملک کی نمائندگی کی۔ تین کتب جن میں ''شہر جمال'' شعری مجموعہ ہے۔ 18 جولائی 1998 کو راولپنڈی میں وفات پائی۔ (۵۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غار حرا کا چاند لب بام آ گیا
بندوں پہ ذوالجلال کا انعام آ گیا
ہونٹوں پہ عاصیوں کے ترا نام آ گیا
ذروں کو آفتاب کا پیغام آ گیا

محبوب کبریا ہے، خدا کا رسول ﷺ ہے
اہل زمیں پہ نور ازل کا نزول ہے
وحدانیت کا ہاتھ میں پرچم لیے ہوئے
آئے حضور ﷺ نور کا عالم لیے ہوئے
ژولیدگی حیات کی کافور ہو گئی
دنیا سے ظلمتوں کی گھٹا دور ہو گئی
آئے تو راز خلق بشر کھولتے ہوئے
انسان پہ نجات کے در کھولتے ہوئے
انسان کے وجود کو کامل بنا دیا
ذرے کو کائنات کا حاصل بنا دیا (۵۸)

ربیعہ فخری

ربیعہ فخری بنت حاجی احمد فخری 27 مارچ 1927ء کو حیدر آباد (دکن) میں پیدا ہوئیں۔ جرنلزم اور اردو میں ایم اے کیا، وزارت اطلاعات ونشریات میں قریباً تیس سال تک ملازمت کی اور صحافت کو بھی جاری رکھا۔ پی آئی ڈی سے بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹرلیس ریٹائر ہوئیں۔ نظم اور نثر میں کئی یادگار کتب چھوڑیں جن میں ''بارش سنگ'' اور ''بارش سنگ کے بعد'' نظم میں، ''بے طلب قرض دوستاں''۔ ''جس زنداں کا رجائی پیکر''۔ ''تخلیقات''۔ ''سرکاری خط وکتابت'' اور ''نیم سرکاری مراسلات'' نثر میں ہیں۔ 25 نومبر 1998 کو راولپنڈی میں وفات پائی۔ (۸۵)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کاش مجھ کو حج کی سعادت نصیب ہو
جس رخ نگہ اٹھاؤں، دیار حبیب ﷺ ہو
ہر دم طواف کرتی ہیں آنکھوں کی پتلیاں
گویا دیار احمد مرسل ﷺ قریب ہو

کیا معجزہ ملا ہے تمھیں سب سے منفرد
"امی ہو اور سارے جہاں کے ادیب ہو"
کشمیر و بوسنیا و فلسطیں دہائی دیں
ہم زخم خوردگان کے تم ہی طبیب ہو
غار حرا سے ماہ منور ہوا طلوع
خلقت پکار اٹھی، یہی سب کا نقیب ہو
پرویز مجھ کو دولت دنیا سے کیا غرض
تقلید اسوہ حسنہ ہی نصیب ہو (۶۲)

افضل پرویز

قاضی محمد افضل نام، پرویز تخلص اور افضل پرویز ادبی حوالہ بنا۔ 2 مارچ 1918 کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ عربی اور فارسی کی تعلیم گھر پر اپنے والد سے اور سکول کی ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی سے حاصل کی۔ فوج میں ملازمت کی۔ خاکسار تحریک میں حصہ لیا۔ ترقی پسند تحریک کے سرگرم رکن رہے۔ مصوری اور موسیقی پر عبور حاصل کیا۔ راولپنڈی کی مختلف ثقافتی انجمنوں کی بنیاد ڈالی۔ فیچر، ڈرامے، پوٹھوہاری، پنجابی گیت، تنقید، تحقیق، اردو پنجابی شاعری، افسانہ، صحافت غرضیکہ ادب و ثقافت کے ہر میدان میں بھرپور کام کیا۔ ریڈیو پاکستان کے معروف پروگرام "جمہوری آواز" کے کمپیئر رہے۔ ٹیلی ویژن پر ڈرامے اور فیچر اپنی زیر ہدایت پیش کیے۔ بہت سی کتب کے مصنف ہیں (۵۱)۔ 2 جنوری 2001ء کو راولپنڈی میں وفات پائی (۹۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توقیر حرف آپ ﷺ ہیں صاحب کتاب آپ ﷺ
لہجے کی دلکشی میں وفا کا نصاب آپ ﷺ
پیڑوں کی نرم چھاؤں میں آنکھوں کی ٹھنڈکیں
اور سبز شاخ شاخ میں بوئے گلاب آپ ﷺ
جو مسئلے جہاں کے کوئی حل نہ کر سکا

ان سارے مسئلوں کا مجسم جواب آپ ﷺ
اونچی بلندیوں سے اترتی ہوئی ندی
صحرا میں دور دور خنک سیل آپ آپ ﷺ
راتوں کی ظلمتوں میں کوئی روشنی نہ تھی
ان ظلمتوں میں چڑھتا مگر ماہتاب آپ ﷺ
صبح ازل سے تا بہ ابد پھیلتا ہوا
تعبیر زیست آپ، فرشتوں کا خواب آپ ﷺ
رنگوں کے زاویوں میں شب ماہ کا جمال
تصویر آگہی کی نئی آب و تاب آپ ﷺ
جس نے زمانے بھر کو اجالے عطا کیے
اختر سر افق بھی وہی آفتاب آپ ﷺ

اختر ہوشیار پوری

عبدالسلام نام، اختر تخلص اور ہوشیار پور جنم بھومی کی نسبت سے ہوشیار پوری لکھتے ہیں۔ 20 اپریل 1918 کو پیدا ہوئے۔ بی اے کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری لی۔ اور وکالت کو بطور پیشہ اپنایا۔ لیکن 1942 سے 1945 تک جنرل ہیڈ کوارٹرز میں بھی ملازمت کی۔ 1947ء میں مشرقی پنجاب (ہوشیار پور) سے ہجرت کی اور راولپنڈی میں رہائش اختیار کی۔ 1936ء میں شعر کہنا شروع کیا اور آج تک کئی شعری مجموعے منظر عام پر آئے (۴۷)۔ جن میں سے "برگ سبز"۔ "مجتبیٰ ﷺ"، ﷺ رسالتمآب ﷺ" اور "خیر البشر ﷺ" نعتیہ مجموعے ہیں۔ "مجتبیٰ ﷺ" کو 1998 میں منعقد ہونے والی قومی سیرت کانفرنس میں وزیر اعظم محمد نواز شریف نے انعام دیا۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صبح ازل ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شام ابد گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ ہے محو روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
روز ازل سے روز ابد تک ارض و سما پر کون و مکاں میں
نور فشاں ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جلد محبت کعبہ ایماں قبلہ اول قبلہ آخر
پوچھ نہ شان کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
توڑ کے رسم این و آں کو چھوڑ کے قید جسم و جاں کو
روح چلی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صفیہ شمیم ملیح آبادی

صفیہ شمیم ملیح آبادی 27 مارچ 1920ء کو ملیح آباد میں پیدا ہوئیں۔ شبیر حسن خان جوش ملیح آبادی کی بھانجی ہیں۔ ادبی گھرانے میں آنکھ کھولی جس کا اثر یوں ہوا کہ چودہ، پندرہ برس کی عمر میں شعر موزوں کرنے لگیں۔ ان کے شوہر رفیع الدین خان جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ملازم تھے۔ چنانچہ یہ لوگ تقسیم ہند سے چند روز پہلے ہی دہلی سے راولپنڈی آ گئے۔ رفیع الدین خان یکم اکتوبر 1979ء کو وفات پا گئے۔ صفیہ شمیم ملیح آبادی کی ساری زندگی شعر و ادب کی خدمت میں گزری۔ ان کی رباعیات کا مجموعہ ''گریہ و تبسم'' اور نظموں کا مجموعہ ''آہنگ شمیم'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ (۷۰)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کاش رہائش کو میری ماحول مدینہ مل جائے
دنیا میں مجھے پھر ایک نیا جینے کا قرینہ مل جائے
بطحا کی طرف بڑھتا ہی چلوں، ہرگز نہ رکوں مطلق نہ تھموں
گر بحر الم میں حضرت ﷺ کی رحمت کا سفینہ مل جائے
اللہ کے گھر کی دید کروں اور روضہ محمد ﷺ کا دیکھوں
خوابیدہ نصیبوں میں میرے گر حج کا مہینہ مل جائے

ہوں دور کئی آزار مرے، ہوں بخت سدا بیدار مرے
اُس ماہ عرب ﷺ کے چہرے کا گر مجھ کو پسینہ مل جائے
سورج کی ضرورت کچھ نہ پڑے اور چاند کی حاجت کچھ نہ رہے
جب آپ ﷺ سا خاتم ہستی کو تابندہ نگینہ مل جائے
دیدار جمال ذات کے پھر پیہم ہوں تقاضے ہونٹوں پر
گر جلوہ فاراں دیکھ سکوں، گر وادی سینا مل جائے
دانائے رموز عالم ہے اور واقف سر آدم ہے
سرکار ﷺ کی پاک حدیثوں کا وہ جس کو خزینہ مل جائے

زیب ظفری لنگاہی

اورنگ زیب نام اور زیب تخلص ہے۔ اپنے استاد ظفر ہاشمی سے محبت کی بنا پر ظفری اور لنگاہ گاؤں سے تعلق کے حوالے سے لنگاہی لکھتے ہیں۔ 15 دسمبر 1921ء کو لنگاہ ضلع چکوال کے الف دین کے گھر پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور دوسری جنگ عظیم میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ہندوستان کے علاوہ کئی اور ممالک میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ صوبیدار میجر کے عہدے سے پنشن پائی اور پھر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ تقریباً 13 کے لگ بھگ شعری مسودے اشاعت کے لئے تیار پڑے ہیں۔ (۹۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر رسول ﷺ کا سودائے عشق سر میں نہیں
تو شان مصطفوی ﷺ چشم بے بصر میں نہیں
خدا سے عرش پہ راز و نیاز کی باتیں
سوائے آپ ﷺ کے یہ قوت بشر میں نہیں
در رسول ﷺ سے خالی نہیں گیا سائل
''نہیں'' کا لفظ وہ ہے جو نبی ﷺ کے گھر میں نہیں
وہ ساعتیں جو گزاریں بغیر یاد رسول ﷺ

شمار ان کا مری زیست کے سفر میں نہیں
مقام عرش بھی جس کے لیے ہو فرش زمیں
بجز رسول ﷺ یہ عظمت کسی بشر میں نہیں
نہ بھول چوک نہ سہواً کوئی غلط اقدام
اٹھا کے دیکھ لو تاریخ، عمر بھر میں نہیں
اگر نہ دل ہوا یاد رسول ﷺ سے روشن
تو گھر ضرور ہے لیکن چراغ گھر میں نہیں
ادا نہ حق ہو، اگر ساری عمر نعت لکھوں
یہ ممکنات مری عمر مختصر میں نہیں
کہاں سے لائے گا تشبیہ آپ ﷺ کی نیساں
کہ مثل آپ ﷺ کا دنیائے بحر و بر میں نہیں (۶۵)

نیساں اکبر آبادی

جس طرح نیرا اکبر آبادی کے اصل نام سید محمد اسماعیل سے بہت کم لوگ واقف تھے، اسی طرح اُن کے بیٹے نیساں اکبر آبادی کے اصل نام سید عباد علی سے بھی بہت کم لوگ واقف ہیں۔ نیساں اکبر آبادی 19 جولائی 1923 کو غازی آباد (نزد دہلی) میں پیدا ہوئے۔ والد اکبر آباد سے غازی آباد میں منتقل ہوئے تھے۔ نیساں نے بنارس سے انٹرمیڈیٹ کیا۔ اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کی اور راولپنڈی میں سکونت اختیار کی۔ گھر میں شعر و سخن کا چرچا تھا۔ جو انھیں اپنی طرف راغب کرنے میں ممد ثابت ہوا۔ ''سحاب نیساں'' ان کی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ ہے جبکہ قرآن پاک کا منظوم ترجمہ نہج البلاغہ کا منظوم ترجمہ اور صحیفہ کاملہ (دعاؤں کی کتاب) منظوم کاوشیں ہیں۔ ''صحیفہ کاملہ'' پر آثار و افکار اکیڈمی کراچی نے شیلڈ اور نقد انعام سے بھی نوازا۔ (۹۳)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ تخیل سے ابھرتا ہوا افکار کا حسن
افق ذہن پہ اک منظر کہسار کا حسن

وہ مدینہ کا سفر وہ کسی رہوار کا حسن
وہ مسافر کی جبیں طالع بیدار کا حسن
دور سے گنبد خضرا کو نگاہیں چومیں
اور تصور میں ہو کیفیت دیدار کا حسن
کتنی تابندہ ہے سجدوں سے جبین اقدس
دیکھیے خالق کونین کے شہکار کا حسن
کیسے دیکھے گا وہ الفاظ و معانی کا جمال
جس نے دیکھا نہ سنا آپ ﷺ کی گفتار کا حسن
ظلمتیں لرزہ بر اندام ہوئیں دنیا میں
جب ہوا جلوہ فگن آپ ﷺ کے افکار کا حسن
آپ ﷺ کے در کی گدائی ہو مقدر میرا
چشم حیراں میں رہے حسن کے دیدار کا حسن
پیروی حضرت حسان ؓ کی مجھ کو ہو نصیب
ہو فزوں اختر عالم مرے اشعار کا حسن (۷۲)

اختر عالم صدیقی

محمد اختر عالم ولد غیور احمد رضوی کو دوسرے لفظوں میں یوں ادا کیا جا سکتا ہے، اختر عالم ولد پروفیسر رزمی صدیقی۔ اختر عالم تخلص بھی ہے اور تاریخی نام بھی۔ جس سے 1342ء برآمد ہوتا ہے جو 1924ء کے مطابق ہے۔ 5 مئی ان کی تاریخ پیدائش اور مقام مظفر نگر ہے (۴۴)۔ پروفیسر رزمی صدیقی کی شاعری کا اثر ساری اولاد پر پڑا کیونکہ اختر عالم اور ان کے دونوں بھائی بھی شاعر ہیں۔ اختر عالم نے بی اے بی ٹی تک تعلیم حاصل کی اور شعبہ درس و تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ اسلام آباد میں گورنمنٹ کے ایک ادارے سے مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہوئے۔ آجکل راولپنڈی میں مقیم ہیں (۹۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے نبی ﷺ سے مجھ کو محبت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
میرے گھر پر رب کی رحمت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
اس سے بڑا اعزاز کوئی جو ہو تو مجھ کو بتلاؤ
اُن کی بزم میں میری شرکت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
ڈوبے بیڑے پار لگے ہیں تو یہ بھی مقبول ہوئی
اسم محمد ﷺ میں یہ برکت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
میں گمنام ہوں اور بے کس ہوں میں درماندہ عالم ہوں
نعت نبی ﷺ ہی وجہ شہرت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
جس نے اپنے خون سے یارو دین کی کھیتی سینچی ہے
سبطؓ نبی ﷺ سے مجھ کو محبت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
مارا زور بہت گل لیکن جھوٹے دعوے داروں نے
ان ﷺ کی نبوت، ختم نبوت کل بھی تھی اور آج بھی ہے (۹۵)

گل وارثی

محمد گلزار نام اور گل وارثی ادبی پہچان ہے۔ 15 جولائی 1924ء کو لال کڑتی راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام علی محمد ہے۔ گل وارثی نے لال کڑتی ہی میں مڈل تک تعلیم پائی اور محنت مزدوری کر کے زندگی گزار رہے ہیں۔ شعر و سخن کی طرف ایک عرصے سے مائل ہیں۔ ابتدا میں سید غلام نبی اوج اور پھر وقتاً فوقتاً ماجد الباقری، سرور انبالوی اور رشید نثار سے اصلاح لی۔ ''خونی سیلاب کا خواب''۔ ان کا ایک مختصر سا شعری مجموعہ شائع ہو چکا ہے (۹۵)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادشاہوں سے بھی تسکین سوا رکھتے ہیں
جو گدا دولت تسلیم و رضا رکھتے ہیں
دل میں ہے حب پیمبر ﷺ کا خزینہ لوگو
اس کو ہم اس لیے سینے سے لگا رکھتے ہیں

دوستو باغ محمد ﷺ سے اڑا کر خوشبو
ہم چلن اپنا بانداز صبا رکھتے ہیں
کچھ ہمیں خوف نہیں راہ کی دشواری کا
ہاتھ میں دین محمد ﷺ کا عصا رکھتے ہیں
چشم پر آب ہے اک سیل رواں کی صورت
دل میں الفت کا تری حشر بپا رکھتے ہیں
بادہ عشق سے مخمور ہوئے ہیں سرشار
خوف آلام نہ اندوہ بلا رکھتے ہیں

ڈاکٹر محمود الحسن

لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن 17 جولائی 1925ء کو پیدا ہوئے۔ ادبی ذوق دادا سے ورثے میں ملا۔ انھی سے شعری رموز سیکھے اور فارسی زبان و ادب میں بھی شد بد حاصل کی۔ لیکن ادب و آرٹ سے رغبت کے باوجود تعلیم آپ کو سائنس کی حاصل کرنا پڑی۔ ایم بی بی ایس کرنے کے بعد پاک فوج میں کمیشن حاصل کیا اور طویل عرصے تک خدمات ادا کرنے کے بعد لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائرمنٹ لی۔ ان کی عمدہ خدمات کے صلے میں ہلال امتیاز (ملٹری) اور ستارہ بسالت کے اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ ان کے قریباً نصف درجن شعری مجموعے ہیں جن میں سے شاید ہی چند غزلیں ایسی ہوں گی جن میں نعتیہ شعر شامل نہ ہو (۳)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ اک بشر تھا مگر جہاں میں خدا کی پہچان بن کے آیا
وہ جس پہ قرآن ہوا تھا نازل، وہ خود بھی قرآن بن کے آیا
وہ جس کی انگشت کے اشارے سے چاند دو نیم ہو گیا تھا
وہ دست اقدس پہ آ کے جس کے درود پڑھتا تھا ذرہ ذرہ
زمیں پہ تھا تو زمیں فلک تھی، فلک پہ ہے تو فلک ہے نازاں
وہ جس کے تلووں کو اپنی آنکھوں سے چھو کے جبریل تک ہے لرزاں

نمود صبح ازل سے پہلے کا نور ہے، نور اولیں ہے
عدو بھی یہ اعتراف کرتے، سخی ہے صادق ہے اور امیں ہے
جو خار زاروں کو گل کدوں میں بدل گیا تھا، عجب صبا تھا
تھے عرش و کرسی پہ جس کے پاؤں، یہاں وہ کانٹوں پہ چل رہا تھا
جو سرکشوں کو امان دیتا، جو دشمنوں کو قبائیں دیتا
جو اس کو پتھر بھی مارتے برملا انھیں بھی دعائیں دیتا
وہ جس کی ہیبت سے قصر و کیقباد کے قصر تھرتھرائیں
اُسی کی رحمت کے سائے میں بے نوا بھی آ کے سکون پائیں
وہی شہنشاہ ہر زماں ہے کہ وجہ تخلیق دو جہاں ہے
وہ جسم کون و مکاں کے سینے میں اب بھی مثل نفس رواں ہے
وہی ہے کشتی وہی ہے ساحل وہ نور کا بحر بیکراں بھی
وہی ہے خورشید صبح اول، وہی مہ آخر الزماں بھی
وہ خود بھی ہے شہر علم، پرتو سے جس کے دل بن گیا مدینہ
اسی کی کرنوں کی جگمگاہٹ سے منبع نور میرا سینہ
اگر کوئی اس کی اک کرن میرے دل سے اٹھ کر مژہ تک آئے
تو مہر و مہتاب ماند پڑ جائیں شمع کونین جھلملا جائے (۵۶)

صادق نسیم

اصل نام سردار غلام صادق خان اور نسیم تخلص ہے۔ تاریخ پیدائش 23 ستمبر 1925ء اور مقام ٹیکسلا کے نزدیک موضع خرم ہے۔ فارسی اور عربی کی تعلیم گھر پر اپنے دادا سے حاصل کی۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی اور فوج میں شامل ہو گئے۔ میجر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں جبکہ فارسی شعر و ادب کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ ''ریگ رواں'' کے نام سے شعری مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ راولپنڈی میں مستقل مقیم ہیں (۵۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزیز اور کوئی کائنات بھر میں نہیں
بجز جمال نبی ﷺ کچھ مری نظر میں نہیں
تجلی دل و جاں حسن بام و در میں نہیں
درود میں جو سکوں ہے، وہ سیم و زر میں نہیں
ہوئے ہیں آپ ﷺ ہی تخلیق دو جہاں کا سبب
حضور ﷺ میں ہے جو خوبی، کسی بشر میں نہیں
سمجھ میں آئے کہاں راز عظمت معراج
یہ جبرئیل کی بھی فکر کارگر میں نہیں
رہ مدینہ میں ہر گام پر ہوا محسوس
نشاط قلب ہے منزل میں، رہگزر میں نہیں
دیا ہے آپ ﷺ نے جو درس حکمت و ایماں
نظیر اس کی کسی حرف معتبر میں نہیں
جو سر دیں بھی بتائے، رموز دنیا بھر
خصوصیت یہ کسی اور رہبر میں نہیں
متاع مدحت ختم الرسل ﷺ ملی ساقی!
میں سوچتا ہوں کہ کیا کچھ مرے ہنر میں نہیں (۱۳)

رشید ساقی

عبدالرشید نام اور ساقی تخلص ہے۔ بھٹی قوم کے یہ چشم و چراغ یکم جنوری 1926ء کو وزیر آباد ضلع گوجرانوالا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ دسویں جماعت کے طالب علم تھے جب پہلی نظم کہی جس پر ان کے فارسی اور اردو کے استاد مظہر علی شرف نے بہت حوصلہ افزائی کی۔ راولپنڈی آنے کے بعد سی۔ ایم۔ اے میں ملازمت اختیار کی۔ اور یہیں سے 1986ء میں ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس ریٹائر ہوئے۔ رشید ساقی نے اردو میں ایم اے کیا ہوا ہے (۹۲)۔ نعتیہ مجموعہ ''تقدیس قلم'' شائع ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ شان نبوت ہے آپ کے دم سے
کہ ہر نبیؑ کو عقیدت ہے آپ ﷺ کے دم سے
زمانہ آپ ﷺ کے فیض نظر کا ہے محتاج
دلوں میں مہر و محبت ہے آپ ﷺ کے دم سے
یہ کائنات سوالی ہے آپ ﷺ کے در کی
حیات ایک عنایت ہے آپ ﷺ کے دم سے
بشر کا رتبہ عالی حضور ﷺ کا فیضان
شرف ہے آپ سے، عزت ہے آپ ﷺ کے دم سے
ہم عاصیوں پہ عطا آپ ﷺ کی ثنا سے ہے
ہمارے لفظ کی حرمت ہے آپ ﷺ کے دم سے
شجر کو آپ ﷺ نے دی خوشبوؤں کی گویائی
کہ حسن روح مشیت ہے آپ ﷺ کے دم سے (۸۴)

احمد ظفر

احمد ظفر کا پورا نام ظفر علی احمد ہے۔ 13 نومبر 1926 کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمود مظفر ایک بینکار تھے جنھوں نے بینکنگ پر اردو اور انگریزی میں ایک کتاب بھی لکھی (۷۲)۔ احمد ظفر نے ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں کیشئر بھرتی ہو گئے۔ ساتھ ساتھ تعلیمی سلسلہ جاری رکھا اور اردو میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ "بیلے بیلے"۔ "اکھ دریا وچ سورج بولے"۔ "حسن خزاں"۔ "دل دو نیم"۔ "لازوال"۔ ان کے اردو اور پنجابی کے نظم و غزل کے مجموعے ہیں (۵۱) جبکہ "صفات" حمدیہ و نعتیہ شاعری کی کتاب ہے۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل کا نور تم سے اور ابد کی آبرو تم سے

دل ہر ذرہ میں پیدا ہوا جوش نمو تم ﷺ سے
تمھارے اک اشارے پر بہاریں رقص کرتی ہیں
کلی کا روپ تم سے، برگ گل میں رنگ و بو تم سے
سر فاراں جلائی تھی جو شمع سرمدی تم نے
حرم آباد تم سے، گردش جام و سبو تم سے
زمانہ پھر لہو اور آگ کے دریا میں غلطاں ہے
فضا انسانیت کی ہو گی قائم چار سو تم سے
ضمیر آدمیت پر تسلط تیرگی کا ہے
جلے گا پھر زمانے میں چراغ آرزو تم سے
زمانہ سر اٹھا سکتا نہیں ہے بار احساں سے
ہوا ہے نام حق روشن جہاں میں کو بکو تم سے
تمھارے دم قدم سے آبرو قائم ہے ملت کی
حضور حق بھی رہ جائے ہماری آبرو تم سے (۷۷)

سرور انبالوی

سرور انبالوی کا اصل نام محمد یامین اور والد کا نام میاں قدرت اللہ ہے۔ 15 جنوری 1927 کو انبالہ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ ملٹری اکاؤنٹس میں ایک مدت تک خدمات سرانجام دیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تعلیم و تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ انھیں اعزاز حاصل ہے کہ قریباً تیس سال سے بلاتعطیل اپنی ادبی تنظیم "گلزار ادب" کے تحت اپنے گھر میں ماہانہ مشاعرہ کروا رہے ہیں۔ ان کی درج ذیل کتب بھی زیور طبع سے آراستہ ہو گئی ہیں۔ "خون کے آنسو"۔ "شمع انجمن"۔ "نذر قائد"۔ "شہر وفا"۔ "ایوان غزل" اور "صحرا میں چاند"۔ (۹۷)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نیست کی مثال مگر لازوال وہ ﷺ

اک بے کراں شعور کی زندہ مثال وہ ﷺ
وہ ﷺ نور کا ظہور، وہ تخلیق بے کنار
اوج ازل، صفات ابد کا کمال وہ ﷺ
اس کا خط نشید ہے پانی میں سنگ میل
وہ پیکر حیات، سرشت جمال وہ ﷺ
رنگوں میں اس کی لہر ہے، لفظوں میں اس کی آنچ
صورت گر مراد ہے، جاہ و جلال وہ ﷺ
شے کا ہے وہ مواد کہ موجود کی بساط
مربوط کا بدن ہے، بدن کا خیال وہ ﷺ
میں کیا کہوں نثار کہ وہ ﷺ رحمت تمام
حسن تمام بھی ہے، رم ماہ و سال وہ ﷺ (۵۷)

رشید نثار

عبدالرشید نام اور نثار تخلص ہے۔ والد کا نام ملک امداد علی خان تھا۔ اعوان قبیلے کا یہ فقیر منش شخص 15 اگست 1927 کو راولپنڈی میں پیدا ہوا۔ راولپنڈی، لاہور، دہلی اور کوئٹہ میں تعلیمی مدارج طے کیے۔ ایم اے کیا۔ ہومیوپیتھک کورس مکمل کیا۔ پی ایچ ڈی کا تھیسز لکھا جو ادب کی نظر ہوگیا۔ لیکن وہ مقالہ ''اردو نظم میں جدید میلانات'' کے عنوان سے زیر طبع ہے۔ افسانہ، تنقید، تحقیق، سوانح، انشائیہ، سفرنامہ، ناول، غزل، آزاد نظم، پابند نظم وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ہر صنف میں طبع کو آزمایا۔ انھیں یہ فیض ابو النور محمد بشیر سیالکوٹی اور تلوک چند محروم کی شاگردی سے حاصل ہوا (۹۸)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا دل ہی تجھ پہ نہیں فدا، مری جاں بھی تجھ پہ نثار ہے
مرے درد کی ہو دوا کوئی کہ ترے کرم پہ مدار ہے
اسے تیرے لطف کی جستجو، اسے تیرے جود کی آرزو
مری جاں ازل سے ہے، مضطرب مرا دل ازل سے فگار ہے

ترا عشق حسن دل و جگر، ترا حسن حسن نظر نظر
تری یاد جاں کا سکوں رہا، ترا ذکر دل کا قرار ہے
میں نئی روش پہ فدا نہیں، تری اقتدا سے جدا نہیں
مجھے طرز نو سے ہے کیا غرض، تری پیروی میں وقار ہے
ہے تجھی سے عالم رنگ و بو، تری دو جہاں کو ہے جستجو
ہے تجھی سے حسن ازل کی ضو ترا حسن ابد کا نکھار ہے
میں جو ایک مشت غبار ہوں، تری دلبری پہ نثار ہوں
ترے نام سے مجھے پیار ہے، تری یاد میرا شعار ہے (۴۰)

عرفان رضوی

محمد عرفان رضوی 20 جون 1928 کو مانسہرہ سے قریباً 8 میل کے فاصلے پر واقع کھواڑی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی، لاہور سے بی اے اور پھر بی ٹی کیا۔ علوم دینیہ دارالعلوم حزب احناف لاہور میں سید محمود احمد رضوی سے حاصل کیے۔ نام کے ساتھ رضوی کا لاحقہ اسی نسبت سے ہے۔ 20 فروری 1956 کو شعبہ تعلیم سے منسلک ہوئے اور پھر ساری زندگی اسی میں گزار دی حتیٰ کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ تب سے اب تک تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں۔ ''صباح آرزو''۔ ''گہر ہائے فروزاں''۔ ''مشعل عشق'' اور ''راہ حجاز'' نعتیہ مجموعے ہیں۔ کئی ادبی تنظیموں کے صدر بھی ہیں۔ ''سیرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ'' ان کی خوبصورت تحقیق ہے (۹۹)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در کہف الوریٰ ہے اور میں ہوں
مقام مدعا ہے اور میں ہوں
کرم ہے رحمت للعالمین ﷺ کا
مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں
کہاں میں اور کہاں در بار والا

کرم کی انتہا ہے اور میں ہوں
نظر اٹھتی نہیں پاس ادب سے
کوئی جلوہ نما ہے اور میں ہوں
میسر ہے عجب کیف حضوری
دل درد آشنا ہے اور میں ہوں
جھکا جاتا ہے سر اک اک قدم پر
حرم کا راستا ہے اور میں ہوں
کرم کی بارشیں ہیں اور وہ ہیں
محبت کا صلہ ہے اور میں ہوں
جمیل اللہ اکبر میری قسمت
دیار مصطفیٰ ﷺ ہے اور میں ہوں (۶)

جمیل ملک

عبدالجمیل نام ہے، جمیل ہی تخلص کرتے ہیں۔ 12 اگست 1928 کو ملک کریم بخش کے ہاں راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک اور گارڈن کالج سے ایم اے (اردو) کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے صحافت میں ڈپلومہ لیا۔ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے بی ایڈ اور بعد میں ادبیات فارسی میں ایم اے کیا اور درس وتدریس کو بطور پیشہ اپنایا۔ شاعری میں انجم رضوانی سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں قریباً ڈیڑھ درجن کے لگ بھگ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ''اوصاف'' ان کا حمدیہ اور نعتیہ مجموعہ ہے (۸۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احسان رہا اس کو کوئی بیش نہ کم کا
طالب جو ہوا رحمت عالم ﷺ کے کرم کا
انساں ابھی خالق کی رضا تک نہیں پہنچا
سجدوں سے بہت اونچا ہے دروازہ حرم کا

لے آئے مدینے سے جو بخشش کا وثیقہ
خوش بخت مسافر ہے وہی شخص عدم کا
تاریک فضاؤں میں ستارے بھی تھے تاریک
نور آپ ﷺ کا پایا تو ستارہ کوئی چمکا
ہے نعت محمد ﷺ بھی حضوری کا طریقہ
چل نکلے جو اس راہ پہ رہوار قلم کا
نجمی کوئی محفوظ نہیں مجھ سے زیادہ
سایہ ہے مرے سر پہ محمد ﷺ کے علم کا (۷۲)

نجمی صدیقی

نام میاں خداداد خان، تخلص نجمی۔ صدیقی سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عقیدت کی بنا پر لکھتے ہیں۔ نجمی صدیقی راولپنڈی کے قصبے سہام میں سہام قریشی خاندان میں 18 اکتوبر 1928 کو پیدا ہوئے۔ باقی صدیقی کے بھتیجے ہیں۔ انھی کی صحبت وتربیت سے فیض پایا۔ نجمی نے انگریزی ادب میں ایم اے کیا اور شعبہ درس وتدریس سے وابستہ ہو گئے۔ باقی صدیقی کی شخصیت پر ان کی ایک کتاب شائع ہو چکی ہے (۷۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلوں میں عشق محمد ﷺ جو لے کے آئے ہیں
وہ دو جہاں کے خزانے سمیٹ لائے ہیں
خدا نے جن کو بلایا تھا عرش اعلیٰ پر
ہم ان کے روضہ اقدس کو چوم آئے ہیں
امیر ہوں کہ گدا، سب غلام ہیں ان ﷺ کے
در رسول ﷺ پہ سب نے ہی سر جھکائے ہیں
ہمارے دامن عصیاں میں چند موتی ہیں
در حبیب ﷺ سے سوغات لے کے آئے ہیں

ہمیں یقیں ہے کہ محشر میں بخشے جائیں گے
در رسول ﷺ سے انوار ہو کے آئے ہیں (۱۰۰)

انوار فیروز

انوار احمد خان المعروف انوار فیروز 5 جون 1938 کو حصار (مشرقی پنجاب) کے یوسف زئی قبیلہ میں پیدا ہوئے۔ 1947 میں اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی اور کیمبلپور (اٹک) میں آ بسے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ 1959 میں اٹک سے بی اے کیا اور ویلیج ایڈ ہری پورہ میں افسر تعلقات عامہ مقرر ہو گئے۔ 1962 میں صحافت میں آ گئے اور آجکل روزنامہ نوائے وقت میں ہیں۔ 1966 میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ اپنے والد اظفر حسین اظفر سے اصلاح لی (۶۴)۔ ابھی تک کوئی شعری مجموعہ اشاعت پذیر نہیں ہوا۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کا مجھ پر ہوا ہے کرم
میرے آقا ﷺ نے رکھا ہے میرا بھرم
ہاتھ اٹھے ہیں میرے دعا کے لیے
میرے مولا کرم میرے مولا کرم
جمع کرتا ہے اختر خیالات کو
سوچ کے ساتھ چلتا ہے وہ دم بدم

محمد اختر خیال

نام محمد اختر اور تخلص خیال ہے۔ 28 ستمبر 1930 کو محلہ شاہ نذر راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ یہیں تعلیم حاصل کی۔ بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد کاروبار حیات میں مصروف ہو گئے۔ چند برسوں سے شعر کی طرف مائل ہوئے۔ اردو اور پنجابی ہر دو زبانوں کو ذریعہ اظہار بنایا۔ نعتوں کا مجموعہ زیر طباعت ہے (۷۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ نور کب ہے جلوہ گہ آفتاب میں
جو بات ہے حضور رسالت مآب ﷺ میں
آنکھوں میں چاندنی رہی تا دیر خواب میں
بیٹھے ہوں جیسے آپ ﷺ شب ماہتاب میں
وہ پاس ہوں تو سب کی نگاہیں جھکی رہیں
وہ دور ہوں تو لوگ رہیں اضطراب میں
چادر یمن کی اوڑھ کے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ
دیکھا تو روشنی نہ رہی ماہتاب میں
فائز حضور ﷺ ہیں جو شفاعت مقام پر
پھر کیوں بسر ہو زندگی فکر حساب میں
کس کیف میں رہی در اقدس پہ حاضری
راحت ابھی نہ پوچھ، ابھی ہم ہیں خواب میں (۶۷)

امین راحت چغتائی

میرزا محمد امین بیگ نام، راحت تخلص، مغل قبیلے کے چشم و چراغ، ادبی حلقوں کے امین راحت چغتائی ہیں۔ 15 اکتوبر 1930 کو رنگون (برما) میں پیدا ہوئے۔ بی اے آنرز اور پھر ایم اے۔ ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ کچھ عرصہ صحافت اور وکالت کے پیشے سے منسلک رہے۔ ایک مدت تک جاپان کے سفارت خانہ میں پریس ایڈوائزر رہے۔ افسانے، ادبی مضامین اور مذہبی مضامین کے ساتھ ساتھ شعر بھی کہتے ہیں۔ کئی ایک کتب شائع ہو چکی ہیں (۵۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنا پیام تو ذروں میں آگہی آئی
چلی نسیم تو صحرا میں تازگی آئی

بدل دی فطرت انسان دین فطرت سے
نمونہ وہ دیا جینے میں دل کشی آئی
سمجھ کے جس نے تمسک، حضور ﷺ سے رکھا
تو چل کے اس کے قریں خود قلندری آئی
حضور ﷺ پہلے سے اس مرتبے پہ فائز تھے
سنایا آپ ﷺ نے پیغام جب وحی آئی
ہر اک نبی ؑ کی بشارت میں آپ ﷺ جلوہ نما
ہر ایک دور میں تائید آپ ﷺ کی آئی
رسول ﷺ ہی سے تو سید نے روشنی پائی
دھرم کا مان بڑھا، من میں شانتی آئی (۱۰۲)

سید دہلوی

سادات گھرانے کے چشم و چراغ، سید لیاقت حسین کے فرزند، سید علمدار حسین 1931 میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ اسی حوالے سے سید دہلوی کو قلمی نام بنالیا۔ تعلیمی سلسلہ جو دہلی سے شروع ہوا اندور سے ہوتا ہوا راولپنڈی میں آ کر اختتام پذیر ہوا۔ ایف اے کرنے کے بعد پاک فوج میں آ گئے۔ دو سال کی ٹریننگ کے بعد 1953 میں بحیثیت لیفٹیننٹ کمیشن پایا اور 25 سال کے بعد 1978 میں میجر کے عہدے سے ریٹائرمنٹ لی۔ اردو میں شعر کہتے ہیں اور غزل کے قائل ہیں جبکہ نثر میں انشائیہ اور مضامین ان کے قلم کی نوک سے نکلتے ہیں (۱۰۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سچ پوچھو تو بنتا ہے انسان مدینے میں
ہوتا ہے عجب حاصل عرفان مدینے میں
ہاں! آلؑ رسالت سے اصحاب ؓ رسالت تک
موجود ہیں خاصہ و خاصان مدینے میں
سرشاری ہی سرشاری، آگاہی ہی آگاہی

ہوتا ہے مکمل بس ایمان مدینے میں
جو گنج نفس اپنا سرمایہ ہستی ہے
مشکل نہیں کر دینا قربان مدینے میں
کیا خوب تجارت ہے، کیا لطف کا سودا ہے
بک جائے اگر اپنی یہ جان مدینے میں (۸۹)

خورشید انور رضوی

ڈاکٹر خورشید رضوی اور خورشید انور رضوی میں ایک فرق کو "انور" ظاہر کرتا ہے تو دوسرا فرق ڈاکٹر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا پورا نام خورشید حسن رضوی ہے۔ زیر تذکرہ شخصیت خورشید انور رضوی ہڈالہ سیداں جواب دینہ ضلع جہلم کی حدود میں ضم ہو چکا ہے، میں 25 اگست 1931 کو پیدا ہوئی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کی اولاد سے تعلق کی بنا پر رضوی کہلاتے ہیں۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ ملازمت اور پھر تجارت کا پیشہ اپنایا۔ اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں (۸۹)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت حضور ﷺ پاک کی زیب جہاں ہوئی
دنیا تمام نور سے جنت نشاں ہوئی
تائید ایزدی سے زباں گلفشاں ہوئی
ہر کوشش بیاں جہاں عجز بیاں ہوئی
ذکر نبی ﷺ میں قلب و نظر ڈھل گئے تمام
قندیل نعت نور سے روشن جہاں ہوئی
بادل میں جیسے برق ہے پوشیدہ، اس طرح
بعثت سے پہلے ان کی تجلی نہاں ہوئی
حق کا مشاہدہ جو کیا اپنی آنکھ سے
یوں مند گواہی سر شاہداں ہوئی

ہر لمحہ ان کا پہلے سے بہتر ہے اس لیے
معراج ان کی ختم ابھی تک کہاں ہوئی (۱۷)

حمید یوسفی

عبدالحمید خان یوسفی 29 اکتوبر 1931 کو لاہور میں پیدا ہوئے (۱۰)۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ میٹرک فیروز پور سے کیا۔ بی اے پاکستان آ کر راولپنڈی سے کیا۔ اور وزارت مالیات میں ملازمت اختیار کر لی۔ 9 سال یہاں گزارنے کے بعد ریڈیو پاکستان میں آ گئے اور 34 سال سے زیادہ کا عرصہ گزار کر بحیثیت سٹیشن ڈائریکٹر ریٹائر ہوئے۔ ''دردسوغات'' ان کا شعری مجموعہ ہے (۱۷)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون و مکاں میں ختم رسالت حضور ﷺ ہیں
میری نگاہ و دل کی عبادت حضور ﷺ ہیں
تسکین روح آپ ﷺ ہی کے ذکر سے ملے
ہر غمزدہ کی فرحت و راحت حضور ﷺ ہیں
اوصاف بے مثال اور کردار لاجواب
لاریب ارتقائے طہارت حضور ﷺ ہیں
امت کی برتری کو ملا اور بھی عروج
سرخیل انضباط و سیاست حضور ﷺ ہیں
اعدا کو بھی ہے ان کی صداقت کا اعتراف
قول و عمل میں زندہ صداقت حضور ﷺ ہیں
دنیا میں رونقیں ہیں زہیر ان کے نام سے
تخلیق کائنات کی غایت حضور ﷺ ہیں

زہیر کنجاہی

محمد صادق چغتائی نام، کنجاہ جنم بھومی اور زہیر تخلص ہے۔ 12 جون 1933 میں اللہ دتہ چغتائی کے ہاں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد گردش روزگار کی زد میں آ گئے لیکن منشی فاضل، ادیب فاضل، بی ایڈ، ایم اے اور ایم فل تک ڈگریاں حاصل کیں۔ درس وتدریس کے پیشے سے منسلک ہیں۔ ابتدا میں افقر موہانی اور پھر یزدانی جالندھری سے اصلاح لیتے رہے۔ افسانہ، ناول، انشائیہ اور شعر وسخن کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ ان کی تصانیف ''فکر وخیال''۔ ''گلکدہ'' اور ''ساون کے مہینے میں'' منظر عام پر آ چکی ہیں (۹۰)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کرے اپنی زندگی میں وہ ساعت خوش خرام آئے
نگاہ اٹھے تو سامنے جلوہ گاہ خیر الانام ﷺ آئے
یہی ہے سرمایہ تمنا، مرا غلاموں میں نام آئے
جیوں تو زمزم نصیب میں ہو، مروں تو کوثر کا جام آئے
بجز متاع امید کچھ بھی نہیں ہے سرکار ﷺ پاس اپنے
زہے مقدر کہ یہ متاع امید ہی اپنے کام آئے
نہ جانے کب سے اس آرزو میں چراغ پلکوں پہ جل رہے ہیں
کبھی مدینہ میں صبح گزرے، کبھی مدینے میں شام آئے
نہ کوئی خواہش عروج کی ہے، نہ کوئی حسرت نمود کی ہے
اس آس پر جی رہا ہوں اب تو کہ حاضری کا پیام آئے
خوشا کہ روضے کے سامنے بھی میں دست بستہ کھڑا ہوا ہوں
کبھی لبوں پر درود آئے، کبھی زباں پرسلام آئے
حضور ﷺ میں بھی بس اک نگاہ نجات ساماں کا منتظر ہوں
بس اک نگاہ نجات ساماں ادھر بہ لطف تمام آئے
ہزار بے نام حسرتیں ہیں، ہزار ناکام آرزوئیں
ادھر بھی اپنے کرم کے صدقے میں کوئی تسکیں کا جام آئے
فضائے طیبہ کے نور سے میری آنکھیں سیراب ہو رہی ہوں

کہ زندگی کے سفر کا میرے حضور ﷺ جب اختتام آئے
ہر ایک دھڑکن پہ اب تو دل کی گماں یہ ہوتا ہے سرو جیسے
مجھے وہ آواز دے رہے ہیں، غلام آئے غلام آئے (۲۴)

سروسہارنپوری

حکیم سید محمود احمد سروسہارنپوری کا تعلق گنگا جمنی سرزمین کے مشہور شہر سہارنپور سے ہے۔ انھوں نے 8 مارچ 1934 کو سادات سہارنپور کے ایک صاحب علم، حکیم سید داؤد احمد بخاری کے گھر آنکھ کھولی۔ خاندانی روایت کے مطابق عربی، فارسی کی ابتدائی تعلیم کے بعد قرآن مجید حفظ کیا۔ علامہ اقبال کے فارسی مجموعہ ''پیام مشرق''، اور علامہ عنایت اللہ خان المشرقی کی فارسی رباعیات ''خریطہ مشرقی'' کا منظوم اردو ترجمہ کیا۔ ''زخمہ دل'' نعتیہ مجموعہ کلام ہے جس میں خلفائے راشدین کے حضور سلام بھی شامل ہیں (۲۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشنی کا دائرہ در دائرہ زندہ رہے
مدحت نور الہدیٰ ﷺ کا معجزہ زندہ رہے
مرکزی نقطہ ہو جس کا آپ ﷺ کی ذات کرم
سوچ کا میری فقط وہ دائرہ زندہ رہے
میرے سینے پر بھی ہو غار حرا کی روشنی
آیہ رب العلاء کا آئنہ زندہ رہے
میرے ہاتھوں پر ہو بس مہندی تری توصیف کی
سبز رنگوں کا حنائی سلسلہ زندہ رہے
یہ مرا نغمہ کبھی پہنچے ہوا کے دوش پر
آپ ﷺ تک پہنچانے والا راستہ زندہ رہے
میں ترے پیارے نبی ﷺ کی مدحتیں لکھتا رہوں
اے خدا تجھ سے مرا یہ رابطہ زندہ رہے (۱۴)

سلطان صبروانی

اصل نام محمد سلطان وانی، ادبی نام سلطان صبروانی ہے۔ 25 اکتوبر 1934 کو نینی تال (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول رانی کھیت (بھارت) میں پائی (۳۸)۔ قیام پاکستان کے بعد راولپنڈی میں رہائش رکھی جہاں اسلامیہ ہائی سکول سے 1949 میں میٹرک کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے (آنرز) کی ڈگری لی۔ 1950 میں شاعری کا آغاز ہوا۔ ''سوچ آئینہ'' اور ''حرف خبر'' شعری مجموعے ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی بستی دکھا کملی والے ﷺ
کبھی سن لے میری دعا کملی والے ﷺ
ملے دو جہانوں کا سرمایہ مجھ کو
کبھی اپنا روضہ دکھا کملی والے ﷺ
بہت زور پر بحر عصیاں ہے آقا ﷺ
مری پار کشتی لگا کملی والے ﷺ
گئے عرش اعظم پہ پاپوش لے کر
کہا عرش نے مرحبا کملی والے ﷺ
عمل کی ہو کھیتی ہری میرے آقا ﷺ
کہ رحمت کی برسے گھٹا کملی والے ﷺ (۱۰۳)

گل حسین گل

گل حسین نام اور گل ہی بطور تخلص استعمال کرتے ہیں۔ 22 ستمبر 1936 کو موضع سندھیاں تحصیل مری ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک گورنمنٹ ہائی سکول مری میں تعلیم حاصل کی۔ اور پھر ملازمت کے سلاسل میں بندھ گئے۔ اب وہ نور ٹیکسٹائل ملز راولپنڈی میں اسسٹنٹ مینیجر ہیومن ریسورسز کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ''پیاسا سمندر'' کے

عنوان سے شعری مجموعہ زیر طباعت ہے (۱۰۳)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تمنا ہے کہ اب گنبد خضرا دیکھوں
اور بہتا میں کرم کا ترے دریا دیکھوں
ایک ہی کیف ہو طاری جو وہ چہرہ دیکھوں
ہر زباں ورد کرے، آنکھ کو بھیگا دیکھوں
ہوں میں حیراں، تری بستی بھی عجب بستی ہے
جس طرف دیکھوں، ترے چاہنے والا دیکھوں
اپنے میں سارے گناہوں کی معافی مانگوں
تیری بخشش کے خزینے کا میں در وا دیکھوں (۴۳)

نثار نازش

نثار نازش کے والد کا نام این ایم کلام ہے۔ نثار نے گارڈن کالج راولپنڈی اور گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ ایم اے کے بعد لیکچررشپ اختیار کی۔ بعدازاں بنک میں ملازمت اختیار کر لی اور بینک ایگزیکٹو کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ''میں کبھی پھول چنا کرتا تھا''۔ شعری مجموعہ ہے (۴۳)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افزوں اسی سے روشنی قلب و نظر کی ہے
وہ نام تا ابد جو علامت سحر کی ہے
دیکھیں کہاں کہاں سے کتاب اس کے لطف کی
تحریر ہر ورق پہ لکھی آب زر کی ہے
بے بال و پر اڑان تھی جس کی بہ اوج خاص
حرمت اسی سے آج تک بال و پر کی ہے

ہے ربط کائنات وہی اس کی ذات سے
جیسی وجود تخم سے نسبت شجر کی ہے
جس کی پہنچ فراز سے تھی ہر نشیب تک
عظمت اسی سے دیدہ بینائے تر کی ہے
ہاں ہاں وہی جو درجہ شناس گدا ہوا
شاہی بہر مقام اسی تاجور کی ہے
ماجد یہ سب کرشمہ صدق نگاہ ہے
جتنی بھی تیرے پاس لطافت ہنر کی ہے (۳۰)

ماجد صدیقی

نام عاشق حسین سیال اور والد کا نام محمد خان سیال ہے۔ یکم جون 1938 کو نور پور سیٹھی (چکوال) میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد 18 دسمبر 1956 کو بطور مدرس عملی زندگی کا آغاز کیا۔ بعدازاں پنجاب یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے کیا اور 1964 میں لیکچررشپ اختیار کر لی (۴۷)۔ ماجد صدیقی کا مزاج لڑکپن ہی سے شاعرانہ تھا۔ اردو، پنجابی اور انگریزی میں شاعری کرتے تھے (۵۳)۔ ماجد بیک وقت ایک معلم، خوش اسلوب ادیب، شاعر اور منفرد مترجم ہیں۔ اردو، انگریزی اور پنجابی میں ان کی 60 سے زائد کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارے نبیوں سے رتبہ سوا آپ ﷺ کا
کوئی ثانی نہیں دوسرا آپ ﷺ کا
بھولے بھٹکے ہوئے آدمی کے لیے
رب نے روشن کیا ہے دیا آپ ﷺ کا
میرے دل میں ہے حسرت یہی جاگتی
دیکھوں روضہ میں وہ خوش نما آپ ﷺ کا
عظمتوں رفعتوں کی کوئی حد نہیں

عرش پر راہ دیکھے خدا آپ ﷺ کا

آج فنکار پر ایک نظر کرم

یہ طلبگار ہے بے نوا آپ ﷺ کا (۱۰۵)

صدیق فنکار

محمد صدیق نام اور فنکار تخلص ہے۔ 6 جون 1939 کو راولپنڈی کے ایک گوندل گھرانے میں پیدا ہوئے۔ کئی مقامی اور قومی اخبارات میں باقاعدگی سے ادبی ڈائری اور کالم لکھتے رہتے ہیں۔ ''صراط ادب'' ایک ادبی رسالہ ایک عرصے سے نکال رہے ہیں۔ ان کی شخصیت اور فن پر علی اصغر ثمر ''فن اور فنکار'' کے نام سے ایک کتاب چھاپ چکے ہیں (۳۷)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ کرا دیجیے دیدار مدینہ

روضے پہ بلا لیجیے سرکار مدینہ ﷺ

دیکھیں جو نظر بھر کے وہ سرکار مدینہ ﷺ

کیسے نہ شفا پائے گا بیمار مدینہ

دن رات جہاں ہوتا ہے فیضان نبی ﷺ کا

نظروں میں سمایا ہے وہ دربار مدینہ

شاہوں کے شہنشاہ کا دربار تو دیکھو

رحمت سے بھرا رہتا ہے دربار مدینہ

جو لوگ ستاتے تھے' دعا دی ہے انھیں بھی

رحمت کی ہے معراج یہ سرکار مدینہ ﷺ

عبدالباری رانا

عبدالباری رانا ۱۶ اپریل ۱۹۴۰ کو دہلی کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آبائی پیشہ زرگری تھا۔ تقسیم ملک پر ہجرت کر کے راولپنڈی آئے اور یہیں پرورش پائی۔ اردو میں

ایم اے کیا۔ ہومیو پیتھک کورس مکمل کیا۔ محکمہ اطلاعات میں ملازمت اختیار کی جہاں سے معذوری کے باعث جنوری ۱۹۹۰ میں ریٹائرڈ ہوئے۔ روزنامہ ''تعمیر'' اور ''تاجر'' میں سب ایڈیٹر اور سٹاف رپورٹر رہے۔ ''اشارات نثر'' اور اقبالیات'' نثر اور ''روشنی کے دریچے'' شعری مجموعہ ہے (۲۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السلام اے روح انسانی کے محور السلام

السلام اے نور یزدانی کے مظہر السلام

السلام اے حامل دین صداقت السلام

السلام اے پیکر لطف و عنایت السلام

السلام اے حامل دین صداقت السلام

اے نگین خاتم بزم رسالت السلام

السلام اے رحمت و برکت سراپا السلام

السلام اے عزت و حرمت سراپا السلام

لسلام اے نوع انسانی کے رہبر السلام

ہادی اعظم! شفیع روزِ محشر ﷺ السلام

السلام اے مصطفیٰ آقائے کل مولائے کل ﷺ

السلام اے مجتبیٰ' ملجائے کل' ماورائے کل ﷺ (۷۶)

فضل الرحمان عظیمی

فضل الرحمان عظیمی ۱۱ اپریل ۱۹۴۱ کو چک نتھا (سرائے عالمگیر) ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کر کے روزگار کے چکر میں الجھ گئے۔ اور ساتھ ساتھ تعلیمی سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اور ایم اے کی ڈگری کے حصول کے بعد کچھ فراغت پائی۔ فارسی اور اردو میں بہت کچھ لکھا۔ آج کل محکمہ تعلیم میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز ہیں (۱۰۶)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں طیبہ ہے وہ جس پہ فلک قربان ہو جائے
ستارے گرد چومیں، کہکشاں قربان ہو جائے
گلی کوچوں کی دیواروں پہ برسے نور کی بارش
مکاں ایسے کہ جن پر لامکاں قربان ہو جائے
وہ رستہ ایسا رستہ ہے، وہ منزل ایسی منزل ہے
کہ جس پر آنکھ ریجھے اور جاں قربان ہو جائے
وہ صحرا جس کے ذروں میں چمک اُجلی شعاعوں کی
وہ ٹھنڈی دھوپ جس پر سائباں قربان ہو جائے
کھلے ماحول میں وہ بولتے منظر کھجوروں کے
کہ جن کے حسن پر باغ جناں قربان ہو جائے (۷۳)

انجم نیازی

انجم نیازی کا اصل نام شیر دل ہے۔ ۱۰ نومبر ۱۹۴۱ کو ضلع میانوالی کے ایک قصبے روکھڑی میں پیدا ہوئے۔ ایم اے (اردو) ہیں اور لوکل گورنمنٹ میں ملازمت کر رہے ہیں (۲۷)۔ فرائض کی بجاآوری کے سلسلے میں ملک کے مختلف مقامات پر رہنے کا موقع ملا (۱) اب راولپنڈی میں قیام پذیر ہیں۔ ان کا شعری مجموعہ ''سفر کا سلسلہ'' قیام سرگودھا کے دوران شائع ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفقت، سخا، مودت و چاہت کے درمیاں
اصل حیات آپ ﷺ ہیں معیار آپ ﷺ ہیں
اے صاحب جمال و وقار کمال و خیر
سب ساعتوں میں منبع انوار آپ ﷺ ہیں
سب عزت و وقار، سب اعزاز آپ ﷺ کے
نبیوں کے آپ ﷺ امام ہیں، سردار آپ ﷺ ہیں
ہر دور ابتلا میں ضرورت ہے آپ ﷺ کی

ہر دور شر سے برسرِ پیکار آپ ﷺ ہیں (۸۳)

کرنل (ریٹائرڈ) سید مقبول حسین

سید مقبول حسین یکم جون ۱۹۴۲ کو سادات جالندھر کے خاندان میں سید سعادت حسین کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ میں اہل خاندان کے ساتھ ہجرت کی اور راولپنڈی منزل ٹھہری۔ ۱۹۵۹ میں گارڈن کالج سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا اور پی ایم اے کے لیے منتخب ہو گئے۔ ۱۹۶۲ میں پاک فوج میں کمیشن لیا اور ۱۹۹۳ میں کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ حکومت نے ستارہ امتیاز دیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد دو شعری مجموعے ''تپش'' اور ''دل خاموش سوالی سائیں'' شائع ہوئے جبکہ ''گرفتار شب'' طباعت کے مراحل میں ہے۔ کتاب ''زندہ رہے گا پاکستان'' ان کی یادداشتیں ہیں جو شائع ہو کر ان کے نام کی لاج اور پہچان بنی (۲۵)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال اس ﷺ کا عجب آن بان دیتا ہے
خموشیوں کی زباں سے اذان دیتا ہے
خلوص شرط ہے، رب کریم پتھر کو
برائے مدح پیمبر ﷺ زبان دیتا ہے
ہزار دھوپ ہو سر پر مگر کرم ان ﷺ کا
گھٹا کی شکل میں اک سائبان دیتا ہے
اُسی کے سامنے جھکتی ہے آسماں کی کمر
وہی ہوا کو گھٹا کی اٹھان دیتا ہے
اُسی وسیلے سے فرحاں طلب کرو سب کچھ
وہ اک نگاہ میں دونوں جہان دیتا ہے (۸۵)

عظیم الوقار فرحان

حاجی احمد فخری کے صاحبزادے عظیم الوقار فرحان ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ کو حیدرآباد دکن میں

پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان پر ہجرت کی اور لاہور سے ہوتے ہوئے راولپنڈی کو مسکن بنالیا۔ اردو میں ایم اے کیا اور تدریس کے شعبے سے منسلک ہیں۔ نثر میں ''نذیر احمد اور اردو ناول نگاری''۔ ''اقبالیات''۔ ''پاکستان میں اسٹیبلشمنٹ کا کردار'' اور ''ہمارے نشریاتی ڈرامے'' جبکہ شاعری میں مجموعہ کلام ''جرس گل'' زیر طبع ہے (۸۵)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو فضیلتوں کی مثال ہے تو محبتوں کا جہان ہے
تو مری حیات کی روشنی' تو مرے سفر کا نشان ہے
جو تری زباں سے ادا ہوئیں' جو مری زباں کو عطا ہوئیں
وہ حکایتیں' وہی آیتیں مری بیٹیوں کی ردا ہوئیں
تو ہی شفقتوں کا تلازمہ' تو ہی حسن دست امان ہے
تو فضیلتوں کی مثال ہے' تو محبتوں کا جہان ہے
ترے ذکر کی کئی ندیاں مرے نخل جاں کے جلو میں ہیں
اسی سوز میں اسی ساز پر اسی دھن میں ہیں' اسی رو میں ہیں
تو ہی موسموں کا لباس ہے' تو ہی منظروں کی زبان ہے
تو مری حیات کی روشنی' تو مرے سفر کا نشان ہے
میں تری حدود میں سرنگوں ترے اعتبار کے گاؤں میں
مری جھونپڑی تری چھاؤں میں' مری منزلیں ترے پاؤں میں
تو امین ہے' تو یقین ہے تو خدا کا حرف و بیان ہے
تو مری حیات کی روشنی تو مرے سفر کا نشان ہے (۶۶)

نثار ناسک

محمد نثار نام اور ناسک تخلص ہے۔ ۱۵ فروری ۱۹۴۳ کو تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک مذہبی زمیندار گھرانے سے ہے۔ بی اے کے طالب علم تھے کہ نامساعد حالات سے سلسلہ تعلیم ادھورا رہ گیا اور انھوں نے راولپنڈی کا رخ کیا۔ یہاں آ کر صحافت اور پھر

ریڈیو پاکستان سے منسلک ہو گئے۔ ۱۹۶۴ سے شعر کہہ رہے ہیں۔ (۴۷)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کائنات شمس و قمر آپ ﷺ ہی سے ہے
تابندگی شام و سحر آپ ﷺ ہی سے ہے
جلوے تمام آپ ﷺ کی رعنائیوں کے ہیں
حسن قبول' حسن اثر آپ ﷺ ہی سے ہے
جزو رگ حیات ہے کردار آپ ﷺ کا
پھولی پھلی یہ شاخ شجر آپ ﷺ ہی سے ہے
دل میں ہیں آپ ﷺ' اس لیے تھکتے نہیں قدم
یہ تازگی عزم سفر آپ ﷺ ہی سے ہے
ہاں! میرے اشک آپ ﷺ نے موتی بنا دیئے
ہاں! آبروئے دیدہ تر آپ ﷺ ہی سے ہے (۵۹)

ناصر زیدی

مکمل نام سید ناصر رضا زیدی ہے۔ سید صغیر حسن زیدی کے لخت جگر ہیں۔ ۱۸ اپریل ۱۹۴۳ کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ اردو میں ایم اے کیا۔ صحافت اور براڈکاسٹنگ سے منسلک ہیں۔ تخلیقی اور تالیفی میدان میں قریباً بیس کتب تحریر کر چکے ہیں۔ نثر' نظم اور غزل میں بہت کچھ لکھا۔ ۱۹۸۶ سے ۱۹۹۳ تک صدر پاکستان اور وزیر اعظم کے ''سپیچ رائٹر'' رہے۔ انھیں ادبی خدمات کے اعتراف میں کئی تنظیموں نے اعزازات سے نوازا ہے۔ ملک کے بہت سے ممتاز اخبارات اور ادبی رسائل میں بطور ایڈیٹر اور ریزیڈنٹ ایڈیٹر کام کیا۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

التجا کرنے کو کب قوت گویائی ہے
دل کی ہر بات نگاہوں میں سمٹ آئی ہے

متفق سارے زمانے کے ہیں دانا اس پر
حاصل زیست، ترے در پہ جبیں سائی ہے
کیوں نہ ہوں لطف حضوری سے میں سرشار کہ جب
میری تقدیر مجھے لے کے یہاں آئی ہے
دل و جاں کیوں نہ منور ہوں مرے رشک یہاں
ماہ و خورشید نے اس در سے ضیا پائی ہے (۶۱)

سلطان رشک

سلطان احمد نام اور رشک تخلص ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۳ کو دہلی میں عبدالمجید کے ہاں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے راولپنڈی میں سکونت اختیار کی۔ فیض الاسلام ہائی سکول اور گارڈن کالج راولپنڈی سے تعلیم حاصل کی۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کی ہے اور اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ ۱۹۶۴ سے شعر و ادب کی طرف راغب ہیں۔ ماہنامہ نیرنگ خیال کی ادارت سنبھالے ہوئے ایک مدت ہوگئی ہے (۵۱)۔ ''اردو پنچ'' کے بھی مدیر ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنوں ہے دل میں، زباں بے قرار نعت رسول ﷺ
کہ پھر جواں ہے چمن میں بہار نعت رسول ﷺ
زمیں پہ بھی ہیں محافل میں مدحتیں ان ﷺ کی
رواں دواں ہے فلک پر بھی کار نعت رسول ﷺ
خدا کرے، یہ ترنم فلک پہ بھی پہنچے
سنا ہے، عرش پہ ہے انتظار نعت رسول ﷺ
ہیں فرش پر بھی اُسی کی صفات کے چرچے
ہے عرش پر بھی رواں آبشار نعت رسول ﷺ
مرا ثنائے نبی ﷺ میں وصال ہو راجا
فرشتے مجھ کو کہیں جاں نثار نعت رسول (۳۵)

ظفر علی راجا

ایک کامیاب وکیل، جانوروں کا ڈاکٹر، شاعر، ادیب اور صحافی۔ ظفر علی راجا کا اصل نام ظفر علی خان ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۳ کو دھمیال، راولپنڈی میں ایک جنجوعہ فیملی میں پیدا ہوئے۔ بی ایس سی (اینیمل ہسبنڈری) کے بعد کچھ عرصہ تک ملازمت کی۔ بعد ازاں ایم اے (اردو) اور ایل ایل بی کے امتحانات پاس کیے اور وکالت کرنے لگے۔ اخبارات میں فیچر، کالم نگاری اور قطعہ نگاری کے ساتھ ساتھ ٹی وی پر بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی مطبوعہ کتب میں ''قائد اعظم اور خواتین'' (تاریخ) ''ڈیڑھ انگلی کا اشارہ'' (کہانیاں) اور ''عریاں مکان'' (شاعری) مشہور ہیں (۳۵)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادشاہوں سے بھی بڑھ کر پایا
جو فقیر آپ ﷺ کے در پر پایا
آپ سخیوں کے سخی ہیں جن سے
بوند مانگی تھی، سمندر پایا
آپ ﷺ کی یاد کے جب پھول کھلے
روح تک خود کو معطر پایا
آپ ﷺ کا دھیان کیا ہے جب بھی
دل کا ہر گوشہ منور پایا
آپ ﷺ کی رفعتیں ایسی، جن پر
آسمانوں کو بھی ششدر پایا (۷۲)

نسیم سحر

نام محمد نسیم ملک اور تخلص سحر کرتے ہیں۔ ۱۵ فروری ۱۹۴۴ کو محمد امین ملک کے ہاں راولپنڈی میں پیدا ہوئے (۴۷)۔ پوٹھوہار کے معروف شاعر عبدالعزیز فطرت کے بھانجے اور

کلاسیک شاعر غلام نبی کامل کے نواسے ہیں۔ ادبی فضا میں آنکھ کھولی۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی اور ملازمت اختیار کر لی۔ اور اب کافی عرصہ سے بہ سلسلہ ملازمت جدہ (سعودی عرب) میں مقیم ہیں۔ ان کی غزلوں، نظموں اور ہائیکو کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جبکہ حمد و نعت پر ایک مجموعہ ''یہ جو سلسلے ہیں کلام کے'' بھی منظر عام پر آ چکا ہے۔ نسیم سحر نقاد اور انشائیہ نگار بھی ہیں (۷۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہ میں ہے بسی اب فضا مدینے کی
لکھوں صحیفہ دل پر دُعا مدینے کی
ہزار وسوسے، پہنچیں گے یا نہ پہنچیں گے
یہ دل ہے اور ہے بیم و رجا مدینے کی
نہ جانے کب سے حضوری نہیں ہوئی آقا ﷺ
مشام جاں میں رچی ہے صبا مدینے کی
دیار جاں کے اندھیرے ہوں دور کاش مرے
در آئے دل میں اچانک ضیا مدینے کی
مری طلب سے سوا ہیں معاملے حامد
ہے میرا کاسہ دل اور عطا مدینے کی (۸۰)

ڈاکٹر محمد حامد

اردو، عربی، انگریزی، فارسی اور پنجابی زبانوں سے عمدہ جانکاری رکھنے والے۔ مجاہد، مبلغ، دانشور، محقق، شاعر اور ادیب۔ جالندھر کی شیخ قانون گو فیملی کے شیخ محمد عبداللہ کے نور نظر ڈاکٹر محمد حامد ۱۳ مئی ۱۹۴۴ کو ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کی۔ ابتدائی تعلیم جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں حاصل کی۔ بعد ازاں گارڈن کالج راولپنڈی اور پنجاب یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہے۔ اردو، انگریزی اور پولیٹیکل سائنس میں ایم اے اور پھر پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا۔ عملی زندگی کا آغاز پاک فوج سے کیا۔ جہاں سے لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے سے ریٹائرمنٹ لی۔ انگریزی اور اردو زبان میں درجن کے لگ بھگ کتب شائع ہوئیں۔ شاعری میں

حمد و نعت محبوب صنف ہے (۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صاحب والا محمد عربی ﷺ
رسول افضل و بالا محمد عربی ﷺ
حیاتیات کی خوشبو، مظاہرات کا رنگ
مربی گل و لالہ محمد عربی ﷺ
دیار حسن و کشش کا حسیں تریں چہرہ
جہان کن کا اُجالا محمد عربی ﷺ
ہدایتوں کا پیمبر، امانتوں کا امیں
صداقتوں کا حوالہ محمد عربی ﷺ
مرا نصیر، مرا دستگیر، میرا میر
حسین گیسوؤں والا محمد عربی ﷺ
بہت رحیم بہت مہربان ہے عاشق
حبیب رب تعالیٰ محمد عربی ﷺ (۸۷)

عاشق حسین عاشق

نام عاشق حسین ہے، عاشق ہی تخلص کرتے ہیں۔ ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ کو ڈھاکہ ضلع خوشاب میں وزیر محمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ ضلع خوشاب سے ۱۹۶۰ میں میٹرک کیا، اسی سال راولپنڈی میں منتقل ہو گئے اور نجی حساب نویسی کو بطور پیشہ اپنایا۔ اُردو اور پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔ روحانی طور پر اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کو اپنا استاد مانتے ہیں اور اسی وجہ سے حمد و نعت میں زیادہ طبع آزمائی کرتے ہیں۔ ''بستان فیوض'' ان کا نعتیہ مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ جس میں یک صد بحور کو استعمال کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا کیا تسخیرے مجھ کو
شوق ترا ﷺ تعمیرے مجھ کو
تیرے دھیان کے اپنے موسم
کیسے وقت اسیرے مجھ کو
تیرے ﷺ نگر کی سمت رواں ہوں
کنکر، پتھر، ہیرے مجھ کو
اک تاریک مکاں دل میرا
یاد تری ﷺ تنویرے مجھ کو
بک بک میل گناہوں والی
ذکر ترا ﷺ تطہیرے مجھ کو
میں بے وصفا، میں بے ہنرا
نام ترا ﷺ توقیرے مجھ کو
تیری محبت بھید بجھائے
کیا کیا دھیرے دھیرے مجھ کو (۳۳)

جلیل عالی

محمد جلیل عالی کے والد حاجی فتح محمد دیہی مسلم لیگ امرتسر کے ضلع صدر تھے۔ جلیل عالی ۱۲ مئی ۱۹۴۵ کو قصبہ دیرو کے ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد والدین کے ساتھ پاکستان آ گئے۔ ۱۹۴۷ سے ۱۹۴۹ تک پھچھر والی ضلع گوجرانوالا میں مقیم رہے۔ اس کے بعد کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں آباد ہوئے جہاں سے ۱۹۱۶ میں میٹرک کیا۔ بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اُردو اور ایم اے عمرانیات کی ڈگریاں لیں اور درس و تدریس کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ آج کل فیڈرل گورنمنٹ سرسید کالج مال روڈ راولپنڈی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ''رابطے''۔ ''خواب دریچہ'' اور ''شوق ستارہ'' شعری مجموعے ہیں (۳۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باغ دل میں مرے طیبہ سے بہار آئی ہے
ان ﷺ کے قربان، یہ سب اُن کی مسیحائی ہے
نظر آئے ہیں سر عرش بھی تیرے جلوے
کون جانے کہ کہاں تک تری زیبائی ہے
ہیں مری روح کے نغمات درود اور سلام
سن کے نغماتِ حسیں چین کی نیند آئی ہے
بعد مظہر یہ ہوا حکم کہ نعتیں لکھو
تھی دعا باپ کی، آقا ﷺ کی پذیرائی ہے
ہو گیا اشہب افکار اویس اور بھی تیز
سن لیا نعت یہ آقا ﷺ کو پسند آئی ہے

میاں اویس احمد مظہر

نعت گوئی میں ایک بہت بڑا نام حافظ مظہر الدین کا ہے۔ اُن کے فرزند میاں اویس احمد مظہر باپ کی دُعا اور آقا ﷺ کی پذیرائی سے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نعت لکھ رہے ہیں۔ میاں اویس احمد ۳ فروری ۱۹۴۶ کو پیدا ہوئے۔ اویس احمد اپنے والد کے جانشین بھی ہیں اور ہر سال اُن کا عرس منا کر ان کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ ''نغمات اویس'' کے نام سے ان کا ایک کتابچہ ۱۹۸۳ میں شائع ہو چکا ہے۔ (۷۲)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں ہے ایسے یاد رسالت مآب ﷺ کی
جیسے مہک رہی ہو کلی اک گلاب کی
پرتو ہیں سب صفات الٰہی کے آنجناب
لاریب بے مثال ہے ہستی جناب ﷺ کی
جس نے حریم ذات کو بخشیں تمازتیں
بے شک وہ روشنی ہے اُسی آفتاب کی

اسرار لامکاں ہیں عیاں اُن کے سامنے
گویا وہ خود ہی رمز ہیں لوح و کتاب کی
یادش بخیر اسم مبارک ہے کن اثر
حالت سنور گئی ہے جہان خراب کی
جو خوش نصیب عشق نبی ﷺ میں فنا ہوا
پروا نہیں ہے اس کو عذاب و ثواب کی
ہو گا جہاں میں اسم محمد ﷺ کا غلغلہ
صفدر کو ہے یقین، قسم بوتراب ؓ کی (۱۲۶)

صفدر قریشی

صفدر علی قریشی ۱۳ فروری ۱۹۴۶ کو ٹھٹھہ موسیٰ ضلع گجرات میں اللہ دتہ قریشی کے ہاں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائی سکول جلالپور جٹاں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور گردشِ روزگار کا شکار ہو گئے۔ اسی دوران بی اے اور بی ایڈ کیا۔ عربی زبان کو تمام زبانوں کی بنیاد سمجھتے ہیں اور اسے ثابت کرنے کے لیے ''وحدت اللسان'' کے نام سے ایک کتاب دو حصوں میں لکھی۔ اس کے علاوہ ''سورۃ یٰس'' کا منظوم ترجمہ۔ ''آغاز ہے بسم اللہ'' اور ''اللہ پناہ'' شائع ہو چکی ہیں۔ ''وحدت اللسان'' کا تیسرا حصہ زیرِ تصنیف ہے۔ (۱۲۶)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا حضور ﷺ ہیں
ہم غم زدوں کے غم کا مداوا حضور ﷺ ہیں
جس نے حیات نو سے نوازا جہان کو
وہ نورِ حق، وہ فخر مسیحا حضور ﷺ ہیں
شمس و قمر میں نور انھی کا ہے ضوفشاں
دنیائے ہست و بود کا جلوہ حضور ﷺ ہیں
دل میں بجز حضور ﷺ کے حسرت نہیں کوئی

دل کی اگر ہے کوئی تمنا، حضور ﷺ ہیں (۸۸)

مقصود جعفری

سابق ایسوسی ایٹ پروفیسر انگلش ادبیات۔ سابق مشیر وزیر اعظم آزاد کشمیر۔ موجودہ چیئرمین کشمیر جسٹس پارٹی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں قریباً ۱۸ کتب کے مصنف، حکومت ایران کی طرف سے فارسی ادبیات کی خدمات پر گولڈ میڈل اور لندن اور امریکہ کی ایشین ادبی تنظیموں کی طرف سے انگریزی شاعری پر سند امتیاز اور گولڈ میڈلز یافتہ، سیاسیات اور فلسفہ پر انگریزی میں متعدد کتب کے رائٹر (۸۸)۔ مقصود حسین جعفری ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ کو پونچھ شہر (کشمیر) میں پیدا ہوئے (۴۲)۔ ۱۹۴۸ میں ہجرت کی اور راولپنڈی آ گئے۔ انگریزی میں ایم اے کیا اور ۱۹۷۱ میں لیکچرر شپ اختیار کی اور قریباً ۲۵ سال تدریس کے شعبے سے منسلک رہنے کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی (۸۸)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پر جب مرے نام حبیب کبریا ﷺ آئے
فرشتوں کی طرف سے بھی ندائے مرحبا آئے
جمال گنبد خضرا سے ٹھنڈی ہوں مری آنکھیں
کبھی تو زندگی میں اے خدا یہ مرحلہ آئے
جو ہو حاصل، یہی معراج ہے اپنی عبادت کی
جھکا دوں اپنا سر جس جا بھی ان ﷺ کا نقش پا آئے
جہاں عفو و کرم جود و سخا کا اک خزانہ ہے
شہنشہ بن کے لوٹے، تیرے در پر جو گدا آئے
خطا میں ہوں، جفا میں ہوں، گدا میں ہوں تو کیا غم ہے
کہ وہ بن کر سخا آئے، وفا آئے، عطا آئے
گناہوں نے جو روکا راستہ میرا، صدا آئی
مرا مدحت سرا آئے، مرا مدحت سرا آئے

الٰہی زندگی دے شام ہو جس کی مدینے میں
یہی صبح و مسا راسخ مرے لب پر دعا آئے (۸)

حافظ عبدالرؤف راسخ

عبدالرؤف نام، راسخ تخلص ہے، حافظ قرآن ہیں۔ ۳ جنوری ۱۹۴۸ کو موضع بھترال نزد چکری ضلع راولپنڈی میں مولانا عبدالخالق بھترالوی فاضل دارالعلوم دیوبند کے ہاں پیدا ہوئے۔ حافظ عبدالرؤف حصول تعلیم کے بعد فوج میں شامل ہو گئے اور ۲۳ سال ایجوکیشن کور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد ریٹائر ہوئے۔ بعدازاں ۳ سال تک پی اے ایف سے منسلک رہے۔ والد کی وفات کے بعد کوہِ نور ملز راولپنڈی میں درس و تدریس دینے لگے۔ فاضل عربی، فارغ التحصیل جامعہ اشرفیہ لاہور اور بی اے ہیں۔ ''انوارِ رسالت ﷺ'' حمد و نعت اور منقبت پر مشتمل شعری مجموعہ ہے (۱۰۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاجز ہے ہر اندازہ تقویم بشر کا
کچھ اور ہی عالم ہے ترے شام و سحر کا
آئینہ در آئینہ ہو یا سینہ بہ سینہ
بے انت سفر ہے ترے انوار نظر کا
جو روح رہی تیرے اجالوں کے جلو میں
اس پر نہ پڑا سایہ کسی صاحب زر کا
پرتو سے ترے عظمت بوذرؓ ہے جہاں میں
ذرہ بھی ہے خورشید تری رہگزر کا
آیا ہے جو تنہائی کا آشوب تو، مجھ پر
مفہوم کھلا ہے ترے طائف کے سفر کا
بس اتنی عنایت ہو مرے حال پہ آقا ﷺ
دل پر کوئی دھبا نہ ہوس کا ہو نہ ڈر کا (۵۵)

یوسف حسن

محمد یوسف نام اور محمد حسن والد کا نام ہے۔ ۲۹ مئی ۱۹۴۸ کو کالا گوجراں ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد خطہ کشمیر سے آ کر یہاں آباد ہوئے تھے۔ یوسف حسن نے اردو میں ایم اے اور پھر بی ایڈ کیا اور پھر شعبہ درس و تدریس سے منسلک ہو گئے۔ اردو، پنجابی اور گوجری زبان میں شعر کہتے ہیں۔ گندھارا کے نام سے پبلشنگ ادارہ، ایک بک سنٹر اور ایک ادبی تنظیم چلا رہے ہیں۔ ترقی پسند تحریک سے متاثر ہیں۔ آج کل گورنمنٹ کالج اصغر مال میں اردو ادب کے استاد ہیں (۴۷)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے محبوب سے رابطہ چاہیے
اور کچھ بھی نہ اس کے سوا چاہیے
دل کی حالت کا حق جو ادا کر سکے
نعت میں وہ مجھے قافیہ چاہیے
میں ثنا خوان خیر الوریٰ ﷺ بن گیا
اور کیا اب دعا کا صلہ چاہیے
پھول ہے ہاشمی بھی اسی باغ کا
جس کو طیبہ کی آب و ہوا چاہیے (۱۰۹)

محمد مسعود ہاشمی

میں اکثر سید مسعود ہاشمی (گجرات) اور محمد مسعود ہاشمی (راولپنڈی) کی شاعری کو اس وقت ایک دوسرے میں گڈمڈ کر دیتا ہوں جب صرف ''مسعود ہاشمی'' پڑھتا ہوں، تب میں دونوں کی ڈکشن پر غور کرنا پڑتا ہے۔ محمد مسعود ہاشمی ۱۴ اپریل ۱۹۴۹ کو پلاہ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں محمد عظیم کے ہاں پیدا ہوئے۔ بی اے علوم شرقیہ کیا اور جی ایچ کیو میں ملازمت اختیار کر لی۔ جہاں سے چند ہی سال قبل ریٹائر ہوئے ہیں۔ ساٹھ کی دہائی میں شاعری شروع کی جو بعدازاں سرکاری مصروفیت

کے باعث تعطل کا شکار ہوگئی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بہت ہی ایکٹو ہو گئے ہیں۔ ۱۹۷۲ میں ''ساقیا'' کے عنوان سے ماہیوں کا مجموعہ لکھا۔ اُس وقت ساقیا ہی تخلص کرتے تھے۔ نعتیہ مجموعہ ''تذکارِ نور'' طباعت کے مراحل میں ہے۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب آنگن میں پیار سویرا تجھ ﷺ سے ہے
خواب سفر میں ایک اجالا تجھ سے ہے
تیری نسبت سے پہچانا جاؤں میں
میری ہر پہچان کا رشتہ تجھ ﷺ سے ہے
تیرے ﷺ شہر میں جاؤں اور میں کھو جاؤں
میری منزل میرا رستہ تجھ ﷺ سے ہے
میری بجھتی آنکھ میں تیرا نور ہے
دل دریا میں شوق نظارہ تجھ ﷺ سے ہے
تیری باتیں میری باتیں ہو جائیں
میرا تو ہر ایک حوالہ تجھ ﷺ سے ہے
ہر موسم اب پیار کا موسم ہو جائے
آج بھی سچا پیار کا رشتہ تجھ ﷺ سے ہے (۵۷)

قائم نقوی

سید قائم حسین نقوی ۶ جون ۱۹۴۹ کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ وہیں پلے بڑھے اور تعلیم پائی۔ اردو اور پنجابی میں ایم اے کیا۔ محکمہ اطلاعات میں ملازمت کا پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے ادب کے ساتھ مکمل کمیٹڈ ہیں۔ اردو اور پنجابی میں شاعری' تنقید اور افسانہ نگاری کرتے ہیں (۴۷)۔ کئی سال تک ماہنامہ ''ماہِ نو'' کے مدیر کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دیے۔ ''زادِ ہجر'' شعری مجموعہ ہے۔ آج کل سرکاری خدمات کے سلسلے میں راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کی عظمتوں کے رازداں تم یا رسول اللہ ﷺ
خدا کی نعمتوں کے پاسباں تم یا رسول اللہ ﷺ
جہاں میں زیرِ دستوں کو عطا کی تم ﷺ نے سلطانی
جہاں میں بے سہاروں کی اماں تم یا رسول اللہ ﷺ
تمھارے قلب اطہر پر کلام حق ہوا نازل
رموز کن فکاں کے رازداں تم یا رسول اللہ ﷺ
نہیں ہے تم سے بڑھ کر کوئی بھی مشفق زمانے میں
ہر اک انسان پر ہو مہرباں تم یا رسول اللہ ﷺ (۲۸)

محمد اصغر اعجاز

محمد اصغر نام' اعجاز تخلص' ابومنیب کنیت اور چیمہ خاندان کے چشم و چراغ' ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ کو چک نمبر ۳۰۵ ج ب منصور والی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چوہدری فتح محمد چیمہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ پندرہ سال عسکری خدمات ادا کرنے کے بعد ریٹائرمنٹ لی اور شعبہ درس و تدریس سے منسلک ہو گئے۔ دورانِ ملازمت اسلامیات' سیاسیات' تاریخ' اردو اور پنجابی میں ایم اے کرنے کے علاوہ بی ایڈ بھی کیا۔ آج کل موسیٰ بن ابی غسان پر پی ایچ ڈی کا مقالہ مکمل کرنے میں مصروف ہیں۔ ''سراج منیر'' نعتیہ مجموعہ ہے۔ آج کل ایف جی ٹیکنیکل ہائی سکول چکلالہ میں معلم ہیں (۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھی کہا ہے تو نے' فرمان ہے خدا کا
جان گل زمانہ' جان چمن بھی تو ہے
تیرے بدن کا گرچہ سایہ نہیں تھا کوئی
لیکن جہاں پہ اب تک سایہ فگن بھی تو ہے
ہم نام تیرا لکھ کر ہونٹوں سے چومتے ہیں

ہر ایک دل کی آقا ﷺ پیہم لگن بھی تو ہے

جاوید اختر

جاوید اختر ۶ جون ۱۹۵۰ کو ہرنال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول ہرنال سے میٹرک اور سرور شہید (نشان حیدر) گورنمنٹ کالج گوجر خان سے گریجوایشن کرنے کے بعد ملٹری اکاؤنٹس میں ملازمت اختیار کرلی۔ دوران ملازمت اردو میں ایم اے کے علاوہ محکمہ اکاؤنٹس کا امتحان ایس اے ایس اور کمپیوٹر کے چند کورسز بھی کیے۔ محکمے کے لیے ایک مینول بھی تحریر کر چکے ہیں۔ آج کل پاکستان ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں اکاؤنٹ افسر ہیں(۱۱۰)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیا لبوں پہ نام جب اس ﷺ بے مثال کا
رتبہ بڑھا دیا گیا میرے سوال کا
پھرتا رہوں میں وادی طیبہ کے آس پاس
منظر یہی رہے مرے خواب و خیال کا
ان ﷺ سے، مجھے ندامتیں کیا کیا نہیں ہوئیں
جب بھی کبھی حساب کیا ماہ و سال کا
یا رب مجھے نصیب ہو اُن کی کوئی کرن
ارض و سما میں ذکر ہے جن کے جمال کا
کوئی نظیر مل نہیں سکتی حضور ﷺ کی
پیوند بھی تو لگ نہیں سکتا مثال کا (۱۱۱)

ڈاکٹر بشیر سیفی

محمد بشیر سیفی ولد کرم الٰہی ۹ مارچ ۱۹۵۱ کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد چھوٹی چھوٹی ملازمتیں کیں اور تعلیمی سفر بھی جاری رکھا۔ ایم اے کیا اور ''اردو میں انشائیہ نگاری''

پر مقالہ لکھ کر ۱۹۸۶ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۷۷ میں پہلا شعری مجموعہ شائع ہوا۔ اب تک ۲ شعری مجموعوں کے علاوہ تحقیق، تنقید اور تذکرہ کی چار کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی ادبی خدمات کے حوالے سے ماہنامہ ''اردو ادب'' اسلام آباد نے ۱۹۹۸ میں بشیر سیفی نمبر کا اہتمام کیا۔ جس میں شخصیت اور فن کے حوالے سے مضامین شامل ہیں (۱۱۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجہ تخلیق کائنات ...... حضور ﷺ
محور و منبع حیات ...... حضور ﷺ
ہست اور بود کے ...... تفاوت کی
پوری تفسیر ایک ذات ...... حضور ﷺ
بعد اللہ کے ہے ...... اگر کوئی
عاصیوں کے لیے نجات ...... حضور ﷺ
آپ ﷺ کا اسم ...... اسم اعظم ہے
آپ ﷺ ہیں حاملِ صفات ...... حضور ﷺ
ایک منظر بسا ہے ...... آنکھوں میں
مجھ کو دِکھتے ہیں شش جہات ...... حضور ﷺ
آپ ﷺ کے در سے اور ...... کہاں جاؤں
کون پکڑے گا میرا ہات ...... حضور ﷺ
میں عطائے رسول ہوں ...... میری
آپ ﷺ ہی تو سنیں گے بات ...... حضور ﷺ

شاکر کنڈان

نام عطا رسول، قلمی نام شاکر کنڈان اور ولدیت محمد حسین (مرحوم) ہے۔ ۲۰ جون ۱۹۵۱ کو موضع کنڈان کلاں تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں پیدا ہوا۔ پہلا شعر ۱۹۶۳ میں کہا۔ پہلی کہانی ۱۹۶۷ میں لکھی۔ پہلی کتاب سیاست کے حوالے سے ۱۹۷۰ میں لکھنا شروع کی جو کہ ۳۵۵ صفحات

پر نامکمل رہ گئی۔ وطن نے آواز دی اور لبیک کہتا ہوا جان کا نذرانہ لے کر حاضر ہو گیا۔ قسمت میں کچھ اور تھا۔ ایک لمحے کی آس میں زندگی کے تیس سال گزار کر عسکری خدمات سے عہدہ برآ ہوا۔ اس سارے عرصے میں تعلیمی اور ادبی سفر بھی جاری رہا۔ مختلف موضوعات اور حوالوں سے تیرہ کتب شائع ہو چکی ہیں، درجنوں انتظار اشاعت میں صف بستہ ہیں۔ آج کل عارضی طور پر راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں کو زور بیاں تیرے نطق نے بخشا
نظر کو نور بصیرت عطا کیا تو نے
وہ عہد جس میں جہالت تھی خیمہ زن ہر سو
اسی کو اک نیا انداز دے دیا تو نے
ترے لیے یہ زمیں آسماں بنائے گئے
ترے وجود سے ذہنوں میں تازگی آئی
ترے حوالے سے سب نے خدا کو پہچانا
ترے ہی دم سے چراغوں میں روشنی آئی
سفر کو سمت سے کرنا تھا روشناس مگر
ترے قدم کو خدا نے یہ آشنائی دی
ازل ابد کی مسافت پہ یوں محیط ہے تو
ہر اک زمانے میں آہٹ تری سنائی دی
جہان معنی میں اک نور استعارہ تو
دیار شوق میں خوشبو ترے حوالوں سے
ہے حرف حرف میں روشن ترے جمال کی لو
سمجھ میں آتا ہے قرآں تری مثالوں سے (۶۱)

خاور اعجاز

خاور اعجاز ۲۴ ستمبر 1951 کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ایم ایس سی (ریاضی) کرنے کے بعد بینکاری کی طرف آ گئے۔ 2+2=4 کرنے کے ساتھ ساتھ فعلن فعلن کی مشق بھی جاری و ساری ہے۔ اصل میدان ان کا شاعری ہی ہے لیکن آج کل تنقید کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔ غزل، نظم اور ہائیکو ان کی دل پسند اصناف ہیں۔ کبھی کبھار نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی دل کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔ ''شیشے کے کنول''۔ ''ارتقا''۔ ''آنکھیں، رنگ اور خواب'' اور ''دھیان'' غزلوں اور نظموں کے مجموعے ہیں۔ ''زرد پتوں پر شبنم'' ہائیکو کا مجموعہ ہے (۶۵)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک تمنا ہے کہ وہ خواب تمنا دیکھوں
جس کے ہر عکس میں روشن ترا جلوہ دیکھوں
پیش منظر ترا در ہو تو مری آنکھ لگے
آنکھ کھل جائے تو ہر سو ترا چہرہ دیکھوں
بامِ خواہش پہ کسی اور کو کیا دیکھنا ہے
دل تو کہتا ہے فقط تیرا سراپا دیکھوں
اس سے پہلے کہ مرے جسم کی دیوار گرے
پا پیادہ میں ترا شہر مدینہ دیکھوں
تیرا پیکر مری آنکھوں میں مجسم ہو جائے
اے شہ حسن و وفا ﷺ میں تجھے اتنا دیکھوں
اُن زمینوں پہ بکھر جاؤں میں ذروں کی طرح
جن زمینوں پہ ترا نقش کفِ پا دیکھوں (۴۵)

حسن عباس رضا

حسن عباس نام اور رضا تخلص ہے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۵۱ کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ کامرس میں ڈپلومہ لیا (۵۱) اور پنجابی زبان و ادب میں ایم اے کیا۔ پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس سے کافی عرصہ منسلک رہے۔ شاعری، طنز و مزاح اور ڈراما لکھا لیکن شاعری پہچان بنی۔ ''خواب عذاب

ہوئے"۔ "ہتھیلی پر رقص" اور "نیند مسافر" شعری مجموعے ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے اماں راہوں میں اک مشعل جلی ہے آپ ﷺ سے
روشنی ہے، روشنی ہے، روشنی ہے آپ ﷺ سے
ایک رقص موت جاری بستیوں میں ہے مگر
زندگی ہے، زندگی ہے، زندگی ہے آپ ﷺ سے
جلتے سورج کی تپش نے دیکھ لی ساری نمی
چاندنی ہے، چاندنی ہے، چاندنی ہے آپ ﷺ سے
آپ ہی کے فیض سے ادراک سے رشتہ مرا
آگہی ہے، آگہی ہے، آگہی ہے آپ ﷺ سے

قیوم طاہر

نام محمد عبدالقیوم اور ادبی پہچان قیوم طاہر کے نام سے ہے۔ ۲۵ فروری ۱۹۵۲ کو ٹمن (تلہ گنگ) حال ضلع چکوال کے نور خان کے ہاں جنم لیا۔ تلہ گنگ سے گریجوایشن کرنے کے بعد ۱۹۷۴ میں رینجرز فورس میں اے ایس آئی بھرتی ہو گئے لیکن جی نہ لگا اور قریباً اڑھائی سال کے بعد استعفیٰ دے دیا۔ کچھ عرصہ بعد مشرق وسطیٰ کا رخ کیا اور کئی سال تک سعودی عرب میں مقیم رہے۔ واپس وطن لوٹے تو اپنا کاروبار شروع کر دیا۔ "لوحِ خزاں" اور "تلاش موسم گل" دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری عمر رواں کو بخش دے چاہا ہوا لمحہ
کرم کے ان گنت لمحوں سے اک مانگا ہوا لمحہ
مرے من میں سفر کرتا تو کتنی عافیت ہوتی
نگاہِ پر اثر سے آپ ﷺ کا دیکھا ہوا لمحہ

اسی لمحے ملا ہو گا گھٹا کو پیرہن شاید
فضا نے مانگا ہو گا آپ ﷺ سے بھیگا ہوا لمحہ
وہ جب اعلان ختم مرسلاں ﷺ گونجا زمانے میں
کئی صدیوں کی صدیوں پر ہے وہ پھیلا ہوا لمحہ
زمانے کے جلو میں تابناکی سے بھی ارفع ہے
سر طائف عدو سے درگزر کرتا ہوا لمحہ
لبوں پر مدحت آقا ﷺ ہمہ اوقات ہے اختر
مری جانب کہاں بڑھتا ہے گھبرایا ہوا لمحہ

اختر شیخ

اردو ادب کے افق پر اختر شیخ کے نام سے جو ستارے روشن ہیں اُن میں سے چھ کو میں جانتا ہوں۔ مسعود اختر شیخ، اختر مسعود شیخ، اختر حسین شیخ، اختر عزیز شیخ، اختر شیخ اور زیر بحث اختر شیخ جن کا نام محمد اختر شیخ ہے۔ ان کے بزرگ امرتسر سے ہجرت کر کے قیام پاکستان کے بعد راولپنڈی میں آ کر مقیم ہوئے۔ اختر شیخ یہیں ۷ دسمبر ۱۹۵۳ کو پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایف آئی میں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۷۱ء سے شعر کہہ رہے ہیں۔ اب تک غزلوں کے دو مجموعے "حرف بیا دے" اور "آئینے میں چراغ جلتا ہے" شائع ہو چکے ہیں۔ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں (۷۲)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں میں اور کہاں اُن ﷺ کی آب و تاب تمام
میں اک حقیر سا ذرہ، وہ آفتاب تمام
شرف عطا ہو کہ مانگوں کچھ آپ ﷺ کے در سے
ابھی ہیں تشنہ تعبیر میرے خواب تمام
حضور ﷺ آپ ہی رحمت کا پہلا قطرہ ہیں
حضور آپ ﷺ سے آئے ہیں انقلاب تمام (۷۶)

شوکت مہدی

شوکت حسین نام ہے لیکن شوکت مہدی مکمل پہچان ہے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ کو خانیوال میں قاضی مظہر حسین کے ہاں پیدا ہوئے۔ بی اے کرنے کے بعد وہیں سے سرکاری ملازمت کی ابتدا کی اور پھر پاؤں کا سفر راولپنڈی لے آیا اور یہیں کے ہو رہے ہے۔ ۱۹۷۶ سے شعر کہ رہے ہیں۔ ''دھوپ بنی دیوار'' مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے۔ جبکہ ''دھند میں لپٹی دھوپ'' اشاعت کے مراحل میں ہے۔ اُردو اور پنجابی ہر دو زبان میں شعر کہتے ہیں (۸۶)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارے ہی غم دور کر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ
تیرہ دل میں نور بھر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ
حاضری دوں جب بھی اُن کے در پہ عجز و شوق سے
ہر گھڑی مخمور کر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ
دل کی دھڑکن رکنے لگتی ہے، میں لوں جب اُن کا نام
اس قدر مسرور کر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ
سنگریزے بولنے لگتے ہیں ان ﷺ کے ہاتھ میں
پتھروں کو طور کر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ
جا نہیں سکتا کوئی پھر دور ان ﷺ کے ذکر سے
اس قدر مجبور کر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ
مل گیا ہم کو سبق توحید کا ان ﷺ کے طفیل
سب بتوں کو چور کر دیتا ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ (۱۱۴)

خورشید زمان ملک

اعوان قبیلے کے چشم و چراغ خورشید زمان ملک ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ کو ادھوال تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی کے ملک محمد زمان کے ہاں چک نمبر ۲۰۔ ای بی ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔

میٹرک تک تعلیم واہ کینٹ میں پائی اور پھر گارڈن کالج راولپنڈی میں داخلہ لے لیا۔ لیکن قسمت انھیں پاکستان ملٹری اکیڈمی لے گئی جہاں سے گریجوایشن کے ساتھ ساتھ ۱۹۸۰ میں فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ بعد ازاں سندھ یونیورسٹی سے انٹرنیشنل ریلیشنز میں ایم اے کیا۔ ۱۹۷۲ سے شعر کہ رہے ہیں۔ راولپنڈی شہر میں مستقل سکونت ہے (۱۱۳)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک سے اہل زمیں کو جس نے یہ دی بشارت کہ ماہ صد رنگ آ رہا ہے
پیام تنویر لا رہا ہے
سیاہ شب کا وہ نور لمحہ مرے تصور میں آج بھی جھلملا رہا ہے
نظر میں تارے سجا رہا ہے
تری ضیا جب حرا سے اتری، فضا میں پھیلی، تڑپ کے ظلمت شعار اٹھے
یہ بے کلی میں پکار اٹھے
یہ کون ہے جو سروں پہ پھیلی ردائے تیرہ و تار کو جگمگا رہا ہے
ہوا میں انجم اڑا رہا ہے
مرے پیمبر! یہ تیری امت ترے سکھائے ہوئے وہ اطوار کھو چکی ہے
اور ایک طوفاں کی ہو چکی ہے
تری روایات کے سفینے کو سیل ذلت کا دوش پر لے کے جا رہا ہے
اور اس کا غم دل کو کھا رہا ہے
وہ شہر تقدیس، جس کے در سے گزر کے تیری ہوئی تھی افلاک تک رسائی
وہ جس نے توقیر اتنی پائی
اب اس میں بے درد ساعتیں رقص کر رہی ہیں، مرے لہو میں نہا رہا ہے
تجھے وہ پھر سے بلا رہا ہے
یہ تیرا فرمان تھا کہ دنیا میں بسنے والے سبھی مسلماں ہیں بھائی بھائی
کریں نہ آپس میں وہ لڑائی
مگر یہ عہد فساد ایسا، کہ بھائی بھائی کو خود نشانہ بنا رہا ہے

لہو کے دریا بہا رہا ہے
میں تیری ارفع روایتوں کا علم اٹھا کر بلند نعرہ حق کروں گا
فصیل باطل کو شق کروں گا
اگرچہ یہ بھی میں جانتا ہوں، کہ محتسب اہل حق کو سولی چڑھا رہا ہے
وہ میرا مقتل سجا رہا ہے

اختر شاد

پرویز اختر نام اور شاد تخلص ہے۔ شاید راولپنڈی کے ہی پرویز اختر شاد کے باعث انھوں نے صرف اختر شاد کہلوانا بہتر سمجھا۔ ستی قبیلے کے یہ چشم و چراغ ۱۶ جون ۱۹۶۰ کو موضع بھن تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ اردو اور سیاسیات میں ایم اے اور مطالعہ پاکستان میں ایم ایس سی ہیں۔ شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔ ۱۹۸۰ سے شعر کہہ رہے ہیں۔ ان کا انداز اور ڈکشن منفرد ہے۔ شاعری کے علاوہ تحقیق اور تنقید میں بھی ان کا خاصا کام ہے (۱۶۶)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتنے گہرے اندھیرے تھے چاروں طرف
رہبر و رہنما کوئی ملتا نہ تھا
زندگی کی گلی کتنی تاریک تھی
آگہی کا دیا کوئی جلتا نہ تھا
رحمت حق کو ایسے میں جوش آ گیا
سوئی مہر و وفا کو بھی ہوش آ گیا
ہر طرف سے چلی رحمتوں کی گھٹا
مژدہ دینے زمیں پر سروش آ گیا
آپ ﷺ آئے جہاں میں تو ہونے لگی
رحمت ابر باراں کی ٹھنڈی جھڑی
سر سے سورج ڈھلا، آ گئی صبح نو

نبض پھر زندگانی کی چلنے لگی
آپ ﷺ کے در سے سب کو ملی آگہی
آپ ﷺ کے در سے سب کو ملی زندگی
آپ ﷺ کے دم سے پایا نشان خدا
آپ ﷺ کے دم سے آئی ہمیں بندگی

طاہرہ غزل

طاہرہ یاسمین نام اور غزل تخلص ہے۔ ۱۴ مئی ۱۹۶۱ کو سادات گھرانے میں عبدالحلیم شاہ کے ہاں جنم لیا۔ بی اے میں پڑھتی تھیں کہ کالج کو الوداع کہہ دیا۔ ساتویں جماعت میں پڑھتی تھیں جب شعر کہنا شروع کیا۔ صحافت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن کے ماہنامہ ''یاران وطن'' میں سب ایڈیٹر ہیں۔ ہارون رشید کی بیگم ہیں (۱۰۷)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ روشنی کہ سجا خاکداں مدینے کا
طواف کرتی رہی کہکشاں مدینے کا
ہیں سانس سانس مقدس سفر کی خوشبوئیں
لب نیاز پہ مہکا بیاں مدینے کا
بچھی ہے آنکھ کے منظر میں خاک بطحا کی
جھکا ہے چاروں طرف آسماں مدینے کا
جہاں اترتی ہیں صبحیں بھی باوضو ہو کر
ہے رشک خلد وہی آستاں مدینے کا
مری زمیں کو کسی زلزلے کا کیا ڈر ہے
کہ جب ہے سر پہ تنا آسماں مدینے کا (۶۸)

نثار ترابی

نثار ترابی کے والد غلام مصطفیٰ دومیل ضلع اٹک سے تعلق رکھتے ہیں۔ نثار ترابی ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ کو مورگاہ راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دومیل سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان ایلیٹ ہائی سکول مورگاہ سے' ایف اے اسلامیہ کالج کراچی سے' بی اے' بی ایڈ اور ایم اے جامعہ پنجاب سے' ایم فل علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے کیا اور پی ایچ ڈی کراچی یونیورسٹی سے کر رہے ہیں۔ موضوع ہے ''اردو غزل اور عصری رویے''۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس راولپنڈی میں اردو کے استاد ہیں۔ ''بارات گلابوں کی'' اُردو ماہیوں کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے(۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا' شب یلدا تھی
چاند تارے تھے کہاں بدر دُجی سے پہلے
تیرے دربان ملائک تو کنیزیں حوریں
رب بھی کُن کہتا نہیں تیری ثنا سے پہلے
یہ عقیدہ ہے مرا' لاکھ دعائیں مانگیں
کچھ نہیں دیتا خدا تیری رضا سے پہلے
معجزہ یہ بھی دکھا اہل جہاں کو اک روز
تیرے دربار میں پہنچوں میں ہوا سے پہلے

سحر کربلائی

محمد بوٹا ولد چودھری فقیر محمد گجر' ادبی حلقوں کے سحر کربلائی یکم جنوری ۱۹۶۳ کو ہر دو سہارن تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالا میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ دربار تحصیل ننکانہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک چکوٹواں ضلع شیخوپورہ سے اور لاہور بورڈ سے ایف اے کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ملازمت کے دوران پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی ایڈ اور آرمی ایجوکیشن کالج سے انگلش میں ڈپلوما لیا۔ اُردو اور پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔ ''پیمانِ حق'' اُردو اور ''گستاخ اکھیں'' پنجابی مجموعے زیرِ طباعت ہیں(۱۱۷)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ اور نہ بے شک تو مجھے میرے خدا دے
مدفن مرا سرکار ﷺ کے قدموں میں بنا دے
جلتے ہوئے صحرا کو ملے پیار کی ٹھنڈک
بے کیف دریچوں کو محبت کی ہوا دے
طیبہ کی فضائیں رہیں تا دیر معطر
تو گنبد خضرا کو جلا اور بقا دے
دامن میرا تکریم کی کلیوں سے ہرا ہو
توصیف کی دولت سے مجھے بحر سخا دے

نعیم قریشی

نعیم اکرم قریشی نام ہے جبکہ نعیم قریشی قلمی نام۔ ۱۹۶۳ کے ماہ جون کی کسی تاریخ کو قاضی محمد اکرم قریشی کے ہاں شہر راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ اسی شہر میں تعلیم حاصل کی۔ گریجوایشن کیا اور سرکاری ملازمت کرنے لگے۔ تحقیق' تنقید اور شاعری اظہار کا وسیلہ ہیں۔ لیکن سٹیج پر بولنے کا فن بھی خوب جانتے ہیں۔ تنظیم ''حریم نعت'' کے جنرل سیکرٹری ہیں جس کے تحت ہر ماہ نعت رسول مقبول ﷺ کے حوالے سے مشاعرہ یا بزم نعت خوانی کا اہتمام ہوتا ہے(۱۱۸)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کیا سارا زمانہ کہ رہا ہے
محمد ﷺ مظہر نور خدا ہے
بیاباں کو گلستاں کر دیا ہے
یقیناً یہ مدینے کی ہوا ہے
بلاوا آ گیا تجھ کو بھی آخر
سنا ہے تو مدینے جا رہا ہے

وہاں جا کر بس اتنا یاد رکھنا
خدا کے بعد سب کچھ مصطفیٰ ﷺ ہے
ہمیں کیا ڈر کسی منزل کا خالد
محمد ﷺ جب ہمارا رہنما ہے

خالد اعوان

خالد محمود نام، اعوان فیملی سے تعلق ہے، خالد ہی تخلص کرتے ہیں۔ ۲۵ اپریل ۱۹۶۴ کو مولا بخش اعوان کے ہاں پدھراڑ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پدھراڑ سے حاصل کی۔ ۱۹۸۰ میں نور پور تھل سے میٹرک اور بوچھال کلاں سے ۱۹۸۲ میں ایف اے کیا۔ ۱۹۸۳ میں سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ آج کل جی ایچ کیو میں فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ۱۹۸۰ میں شاعری کے سفر پر پہلا قدم رکھا تھا۔ معصوم شخصیت ہیں اور معصوم شعر کہتے ہیں (۱۱۹)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل سے حوضِ کوثر کا امیں ہے
مرے محبوب ﷺ سا کوئی نہیں ہے
زیارت آپ کی ہو جائے آقا ﷺ
بڑا بے چین یہ قلبِ حزیں ہے
بچھی ہے آپ ﷺ کی اُس جا چٹائی
جہاں سے دو قدم عرشِ بریں ہے
مرے آقا ﷺ کوئی جنت کا ٹکڑا
یقیناً تیرے کوچے کی زمیں ہے (۲۹)

محمد بشیر رانجھا

محمد بشیر نام، ابو بلال کنیت اور رانجھا قومیت ہے۔ جیسے کبھی کبھار بطور تخلص بھی استعمال کرتے ہیں۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۴ کو چک نمبر ۷ اشمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں سلطان احمد رانجھ

کے ہاں جنم لیا۔ مڈل تک تعلیم نزدیک کے ایک گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان راولپنڈی سے پاس کیا اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔ بعد ازاں بی اے تک تعلیم پرائیویٹ حاصل کی۔ ''سر شاخ'' شعری مجموعہ ہے (۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو اعلیٰ و ارفع ہے تو محبوب ہے رب کا
ہو سکتا ہے ہر شخص کہاں تیرے نسب کا
ہر سمت چمکتے ہیں ترے نام کے جگنو
دامن بھرا رہتا ہے اجالوں سے یوں شب کا
تو ﷺ ہی مجھے کملی میں چھپا لیتا ہے ورنہ
میرا تو کوئی کام بھی ہوتا نہیں ڈھب کا
لگتا ہے یہاں سے بھی تجھے دیکھ سکوں گا
سرمہ ہے مری آنکھ میں اب خاکِ عرب کا
اب نعت کی صورت ترا اظہار کیا ہے
ورنہ تو مری سوچ، مرے دل میں تھا کب کا

افضل گوہر راؤ

محمد افضل ولد عبدالستار جو پہلے افضل گوہر تھا اب راؤ کے لاحقے کے ساتھ افضل گوہر راؤ ہو گیا ہے۔ ۲ فروری ۱۹۶۵ کو پھلروان ضلع سرگودھا میں پیدا ہوا۔ میٹرک پھلروان سے کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج سرگودھا میں داخلہ لے لیا۔ لیکن قسمت فوج میں لے آئی۔ فوج میں رہتے ہوئے تعلیم کو آگے بڑھایا اور بی اے تک پہنچ گئے۔ افضل گوہر قریباً ۱۸ سال سے شعر کہہ رہے ہیں۔ شعری مجموعہ ''اچانک'' چھپ چکا ہے جبکہ ''ہنر'' دوسرا شعری مجموعہ طباعت کے مراحل میں ہے (۱۲۰)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ خطاکار پہ یہ چشمِ عنایت آقا ﷺ

کیسا خوش بخت ہوں، ہے آپ سے نسبت آقا ﷺ
اس کو گنجینہ قارون سے مطلب کیا ہے
دل کو مل جائے اگر درد کی دولت آقا ﷺ
سر جھکائے میں سر بزم کھڑا ہوں کب سے
کوئی فرمانِ شفاعت مری بابت آقا ﷺ
تیرے دیدار کا اعزاز بظاہر مشکل
پھر بھی قسمت سے جو آ جائے وہ ساعت آقا ﷺ
میرے ہر لفظ کو درکار ستائش تیری
میری ہر سانس کو تیری ہی ضرورت آقا ﷺ
جب کبھی چاند کو آکاش پہ بڑھتا دیکھوں
یاد آتی ہے مجھے آپ ﷺ کی ہجرت آقا ﷺ
وہ جو اک شہر مدینہ ہے عرب میں واقع
دائم اس شہر میں ہو میری سکونت آقا ﷺ

تابش کمال

درویش صفت، صاحب علم و دانش، پروفیسر باغ حسین کمال کے نورِ نظر تابش کمال نے ۱۵ اپریل ۱۹۶۵ کو موضع پنہوال ضلع چکوال میں جنم لیا۔ والد نے مذہبی اور دنیوی تعلیم سے مالا مال کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو اور ایم اے پنجابی کے امتحانات پاس کیے۔ ''منظر منظر دھوپ'' اردو میں شعری مجموعہ ہے (۴۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں قبول مجھے موت غیر بستی میں
مری تمنا ہے، نکلے یہ جاں مدینے میں
گنہ کی دھوپ میں جھلسا ہوا ہے دل اپنا
اسے تو چاہیے اک سائباں مدینے میں

وہ جس کی رحمت و شفقت جہاں پہ ہے ساحل
ہے جلوہ ریز وہی مہرباں مدینے میں

شفیق ساحل

محمد شفیق نام اور ساحل تخلص ہے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۵ کو مولا بخش کے ہاں چکوڑی شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ تعلیم میٹرک بتاتے ہیں۔ تعلیم کے حصول کے کچھ ہی عرصہ بعد ابوظہبی کا رخ کیا اور وہاں فوج میں بھرتی ہوگئی۔ بارہ سال قیام کے بعد وطن واپس لوٹے اور ٹیلرنگ کا کام شروع کر دیا۔ آج کل راولپنڈی میں پاکستان ٹیلرنگ ہاؤس کے نام سے اپنی دکان چلا رہے ہیں (۱۲۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبز گنبد ہے مری زرد سی آنکھوں کا علاج
میری خاطر چمنستان سجا رہتا ہے
ملتی رہتی ہے تصور میں مدینے کی ہوا
اسی باعث گلِ ایمان کھلا رہتا ہے

رخسانہ نازی

رخسانہ نام اور نازی تخلص ہے۔ ۱۴ اگست ۱۹۷۲ کو مری میں پیدا ہوئیں۔ تعلیم راولپنڈی میں مکمل کی۔ بی اے کیا۔ سچائی کی حد تک بے باک افسانہ نگار ہیں جبکہ نسائیت کی علمبردار اور محض تقلید کی روایات سے باغی شاعرہ ہیں۔ تین افسانوں کے اور ایک شاعری کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ کبھی کبھار جب نعت کہتی ہیں تو سر پر دوپٹہ ضرور اوڑھ لیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن دلوں میں جلوہ گر ہوتی ہے الفت آپ ﷺ کی
گھیرے رکھتی ہے انھیں ہر لمحہ رحمت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ کا جب ذکر ارفع خود خدا نے کر دیا
پھر نہ کیونکر دونوں عالم میں ہو شہرت آپ ﷺ کی
آپ ﷺ کے اخلاق پر تو خود خدا کو ناز ہے
ہم سے ہو کیسے بیاں سرکار سیرت آپ ﷺ کی
منکشف ہم پر ہوا یہ لا نبی بعدی سے راز
رہتی دنیا تک رہے گی اب ضرورت آپ ﷺ کی

اختر رضا کیکوٹی

نام محمد پرویز اختر اور قلمی نام اختر رضا ہے۔ کیکوٹ ضلع ہزارہ جنم بھومی ہے جس نسبت سے کیکوٹی لکھنا شروع کیا۔ لیکن اپنے بڑے بھائی محمد سلیم اختر سے محبت اور عقیدت کے باعث اب سلیمی لکھتے ہیں۔ ۱۶ جون ۱۹۷۴ کو پیدا ہوئے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد صحافت کی طرف آ گئے اور ہوٹل ٹائمز اخبار نکالنے لگے۔ "حیات فی القبر" اور "ترک رفع یدین" اسلامی موضوعات پر دو کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اردو ماہیوں کا مجموعہ "یادوں کے دریچے" طباعت کے مراحل میں ہے۔ نعت رسول مقبول ﷺ من پسند صفت ہے (۱۰۱)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تری ہستی میں کھو کر نعت میں جس دم سناتی ہوں
خیالوں ہی خیالوں میں مدینے ہو کے آتی ہوں
وہ جالی اور گنبد کے نظارے دل لبھاتے ہیں
تصور ہی تصور میں انھیں میں چوم آتی ہوں
مرا صحنِ چمن سرکار ﷺ کے ہے نام سے تاباں
انھی کے نام کی شمعیں میں اپنے گھر جلاتی ہوں
دھڑکتا ہے صبا دل اُن کے رعب حسن سے میرا
میں نام مصطفیٰ ﷺ جس وقت اپنے لب پہ لاتی ہوں (۱۲۴)

زبیدہ صبا

زبیدہ خاتون نام اور صبا تخلص ہے۔ ان کے والد منصف خان نے چونکہ فوج کی ملازمت کے دوران ایک زمانہ دیکھا اس لئے انہوں نے بیٹی کے شعر و ادب کے شوق کو دیکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی۔ زبیدہ صبا نے گریجوایشن کر رکھا ہے اور ریڈیو پاکستان اسلام آباد میں کمپیئر ہیں۔ شاعری میں ماہیا اور غزل جبکہ نثر میں مضامین اور افسانہ لکھتی ہیں۔ ۳ جولائی کو مانسہرہ میں پیدا ہوئیں جبکہ سن بتانے سے انکار کر دیا (میں نے قریباً دو سال کی کمی کے ساتھ ۱۹۷۴ سن پیدائش کا اندازہ لگایا ہے۔ ش) وری زبان پشتو ہے لیکن شعر اردو میں کہتی ہیں (۱۲۴)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا پتا تجھ کو ان ﷺ کا ہے جو مرتبہ
یوں نہ خود کو تو میرے نبی ﷺ سے ملا
میں بھی دیکھوں تری آنکھ کا معجزہ
ان کے چہرے سا کوئی قمر تو دکھا
ہم گنہ گاروں کے پاؤں اٹھتے نہیں
دور، ورنہ نہیں تھا ...... مدینہ ترا
شمع عشق پیمبر ﷺ اگر دل میں ہے
تیرگی میں بھی مل جائے گا راستا

راجا احمد رضا

راجا احمد رضا خان نام ہے۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ کو جنجوعہ خاندان کے راجا آصف علی خان کے ہاں دھمیال تحصیل و ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ میٹرک سینٹ میری اکیڈمی سے کیا اور اب ایف اے کے طالب علم ہیں۔ سیاست اور ادب ان کے گھر میں ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ ان کے تایا ظفر علی راجا ادب میں اور والد سیاست میں اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں (۱۲۵)۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ سے میں شب تاریک میں کیا مانگتا ہوں
جس سے ہو دور سیاہی، وہ ضیا مانگتا ہوں

مجھ کو دنیا کی طلب ہے نہ ہے زر کی خواہش
میں بڑا عاصی ہوں، بخشش کی دعا مانگتا ہوں

سانس لینا بھی ہے مشکل وہ گھٹن ہے اب تو
میں مدینہ کی مہکتی سی ہوا مانگتا ہوں

پھر اتر آئے گا سورج بھی لئے نیزوں کو
جسم عریاں ہے، میں رحمت کی ردا مانگتا ہوں

خیال محبّ پوری

احمد نواز للہ ولد محمد نواز للہ ۱۳ جون ۱۹۷۹ کو محبّ پور ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری سکول سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان ٹبہ قائم دین کے گورنمنٹ ہائی سکول سے پاس کیا۔ پھر گورنمنٹ انٹر کالج آف کامرس جوہر آباد سے ڈی کام کرنے کے بعد راولپنڈی کا رخ کیا اور کوہِ نور ٹیکسٹائل ملز میں ملازمت اختیار کر لی۔ بچپن سے شعر کہ رہے ہیں اور تخلص خیال کرتے ہیں۔ شاعری میں سرور انبالوی سے اصلاح لیتے ہیں (۱۰۴)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استفادہ

مطبوعہ کتب

1- اٹک کے اہل قلم۔ ارشد محمود ناشاد۔ پنجابی ادبی سنگت اٹک۔ ۲۰۰۰

2- اچانک۔ افضل گوہر راؤ۔ حرف اکادمی راولپنڈی۔ ۲۰۰۱

3- اردو ادب اور عساکر پاکستان۔ جلد اول حصہ اول۔ شاکر کنڈان۔ ادارہ فروغ ادب پاکستان ۱۹۹۷

4- اردو ادب اور عساکر پاکستان۔ جلد اول حصہ دوم۔ شاکر کنڈان۔ ادارہ فروغ ادب پاکستان۔ کنڈان ضلع سرگودھا۔ ۲۰۰۰

5- اردو مزاحیہ شاعری۔ سرفراز شاہد۔ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد۔ ۱۹۹۱

6- انتخاب نعت (حصہ اول)۔ عبدالغفور قمر۔ لاہور ۱۹۹۶

7- انجمنستان۔ انجم رضوانی۔ افتخار ابن ساقی راولپنڈی۔ ۱۹۸۲

8- انوار رسالت۔ حافظ عبدالرؤف راسخ۔ راولپنڈی۔ باردوم۔ ۲۰۰۰

9- باقی صدیقی، حیات وخدمات۔ پروفیسر نجمی صدیقی۔ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد ۲۰۰۰

10- پاکستانی اہل قلم کی ڈائریکٹری۔ نگہت سلیم۔ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد ۱۹۹۴

11- تجلیات۔ حافظ مظہر الدین۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۳

12- تذکرہ شعراء وشاعرات۔ مہر پیلی بھیتی۔ کراچی۔ ۱۹۸۳

13- تقدیس قلم۔ رشید ساقی۔ راولپنڈی ۲۰۰۰

14- حرف خبر۔ سلطان صبروانی۔ اسلام آباد پنڈی سوسائٹی راولپنڈی۔ ۱۹۹۵

15- حریم نعت۔ رئیس احمد۔ اقلیم نعت کراچی

16- حسن غزل۔ ضمیر اظہر۔ حریم ادب راولپنڈی۔ ۱۹۹۱

17- درد سوغات۔ حمید یوسفی۔ ابلاغ پبلی کیشنز راولپنڈی۔ ۱۹۸۶

18- دشت جنوں۔ حافظ عبدالرشید قریشی۔ فرزندان عبدالرشید راولپنڈی۔ ۱۹۸۶

19- دشت نینوا۔ سلیم اختر ندیم۔ حماد حسین پبلشرز لیہ۔ ۱۹۹۸

20- رسالت مآب۔ اختر ہوشیار پوری۔ الحمد پبلی کیشنز لاہور۔ ۱۹۹۹

21- رم جھم رم جھم۔ ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی۔ معیار پبلی کیشنز دہلی۔ ۱۹۹۶

75- ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی۔۱۲ نومبر ۱۹۶۷
76- ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی۔۲۶ مارچ ۱۹۷۵
77- ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی۔۳ مارچ ۱۹۷۷
78- ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی۔۲ دسمبر ۱۹۷۷
79- ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی۔۲۱ جولائی ۱۹۷۸
80- ہفت روزہ ''ہلال'' راولپنڈی۔۳۰ مئی ۱۹۹۴
81- روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی۔۱۴ اپریل ۲۰۰۰
82- روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی۔۵ دسمبر ۲۰۰۰
83- روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی۔۱۷ جولائی ۲۰۰۱
84- روزنامہ اساس راولپنڈی۔۴ دسمبر ۲۰۰۰

مکتوبات

85- عظیم الوقار۔۷ مارچ ۲۰۰۱
86- شوکت مہدی۔۱۰ فروری ۲۰۰۱
87- عاشق حسین عاشق۔۲۰ اکتوبر ۱۹۹۹
88- مقصود جعفری۔۹ جولائی ۲۰۰۱
89- خورشید انور رضوی۔۴ مئی ۲۰۰۱
90- زہیر کنجاہی۔۲۹ مارچ ۲۰۰۱

ملاقاتیں

91- آسیہ بخاری (ریڈیو پاکستان راولپنڈی) ۲ جنوری ۲۰۰۱
92- زیب ظفری لنگاہی۔۲۴ اپریل ۲۰۰۱
93- نیساں اکبرآبادی۔۲۹ جولائی ۲۰۰۱
94- اختر عالم صدیقی۔۳ جولائی ۲۰۰۱
95- گل وارثی۔۲۷ مارچ ۲۰۰۱
96- رشید ساقی۔۴ فروری ۲۰۰۱
97- سرور انبالوی۔۴ فروری ۲۰۰۱
98- رشید نثار۔۳۱ دسمبر ۲۰۰۰
99- عرفان رضوی۔۱۸ مارچ ۲۰۰۱
100- اختر رضا سلیمی۔۱۵ اگست ۲۰۰۰

101- اختر رضا سلیمی۔۱۵ جنوری ۲۰۰۱
102- سید دہلوی۔۱۱ دسمبر ۲۰۰۰
103- خیال محب پوری۔۱۶ جنوری ۲۰۰۱
104- خیال محب پوری۔۷ مارچ ۲۰۰۱
105- صدیق فنکار۔۱۰ جنوری ۲۰۰۱
106- فضل الرحمان عظیمی۔۹ جون ۲۰۰۱
107- ہارون رشید۔۳ جولائی ۲۰۰۱
108- محمد مسعود ہاشمی۔۷ فروری ۲۰۰۱
109- محمد مسعود ہاشمی۔۱۳ اگست ۲۰۰۱
110- جاوید اختر۔۱۴ اپریل ۲۰۰۱
111- ڈاکٹر بشیر سیفی۔۷ مارچ ۲۰۰۱
112- قیوم طاہر۔۱۳ جنوری ۲۰۰۱
113- خورشید زمان ملک۔۳ نومبر ۲۰۰۰
114- خورشید زمان ملک۔۲۷ جنوری ۲۰۰۱
115- خورشید زمان ملک۔۲۱ اکتوبر ۲۰۰۰
116- اختر شاد۔نومبر ۲۰۰۰
117- سحر کربلائی۔۷ مارچ ۲۰۰۱
118- نعیم قریشی۔۱۸ مارچ ۲۰۰۱
119- خالد اعوان۔۳۰ جولائی ۲۰۰۱
120- افضل گوہر راؤ۔۳ مارچ ۲۰۰۱
121- شفیق ساحل۔۹ جنوری ۲۰۰۱
122- عبدالرحمان رحمانی ولد غلام رسول طارق۔۱۵ جون ۲۰۰۱
123- زبیدہ صبا۔۱۹ جنوری ۲۰۰۱
124- راجا احمد رضا۔۷ مارچ ۲۰۰۱
125- صفدر قریشی۔۲۵ مئی ۲۰۰۱

راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو

1-ورفعنا لک ذکرک شاعر کا پہلا اُردو مجموعہ نعت جس میں ۲ حمدیں، ۷۳ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳، (۱۳۶ صفحات)۔

2-حدیث شوق ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۳۳ ارباب علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات)

3-منشور نعت پانچ سو اُردو اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔ اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات)

4-سیرت منظوم نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطاط: محمد یوسف نگینہ) ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)

5-92 نعتیہ قطعات۔ حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "محمد" (ﷺ) کے عدد کی نسبت سے۔ دیباچہ بعنوان "کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر" (خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات)

6-شہر کرم ۱۹۲+ نعتیں، ۱۴۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ دُنیائے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۲۰ نادر تصاویر۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)

7-مدیح سرکار ﷺ حضور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)

8-قطعات نعت ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات)

9-حی علی الصلوۃ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔ دُنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)

10-مخمسات نعت دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعہ نعت۔ ۵۰ مخمسے۔ بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)

11-تضامین نعت حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعار نعت پر تضمینیں۔ اس حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)

12-فردیات نعت ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں "منشور نعت" والے اشعار شامل نہیں۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)

13-کتاب نعت ۔ ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات

14-حرف نعت ۵۳ نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "احمد" (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)

15-نعت ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں "نعت" کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)

16-سلامِ ارادت اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)

پنجابی

1-نعتاں دی اَٹی پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے تو، تم یا اُس کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔ ۱۹۸۷ (۱۴۴ صفحات)

2-حق دی تائید نعت و منقبت۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)

3-ساڈے آقا سائیں ﷺ ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں "منشور نعت" کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)

مزید

مجموعہ کلام "منظومات" (مطبوعہ ۱۹۹۵) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے "راج دلارے" (مطبوعہ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

سید ہجویرؒ نعت کونسل

نعت رسول مقبول ﷺ کا فروغ، محبت رسول کریم (علیہ الصلوۃ والسلام) کا عکاس ہے اور محبت حبیب کبریا (علیہ التحیۃ والثناء) ایمان کی بنیاد ہے۔ حضور پرنور ﷺ کی محبت اور مدح وثنا تمام مسالک کے نزدیک یکساں طور پر محبوب ومرغوب ہے۔ عصر حاضر، نعت کا دور ہے۔ پاکستان کے اسلامی معاشرے میں بھی نعت گوئی اور نعت خوانی کا بہت غلغلہ ہے مگر بعض نعتوں میں خیالات کو بگٹٹ چھوڑ دیا جاتا ہے اور قرآن وسنن کی تعلیمات، صحابہ کرامؓ کی اس بات میں رہنمائی، زبان و بیان کی نزاکتوں اور شعروسخن کے معیار کو پوری طرح پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔ جو لوگ نعت کو محض دینی ادب کا حصہ قرار دیتے تھے، اب وہ بھی اسے لٹریچر کا ایک شعبہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ لیکن نعت پر تنقید اور اس کے تجزیاتی مطالعے کے فقدان کی وجہ سے کہیں تو الوہیت ورسالت کے تعلق کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا، کہیں ان میں تفاوت کا لحاظ نہیں ہوتا، اور کہیں کوئی لفظ، تشبیہ، استعارہ یا خیال مقام مصطفیٰ ﷺ سے فروتر نظر آتا ہے۔ نعت خوانی کے حوالے سے، معیاری کلام کے بجائے عامیانہ کلام پر انحصار کیا جاتا ہے، تعلیمات خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے بجائے، عوام میں مقبولیت کو مطمح نظر سمجھ لیا گیا ہے، اور محافل نعت میں آداب کی پابندی کی جگہ جلب منفعت اور ریاکاری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر سیکرٹری/ چیف ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف پنجاب، سید شفیق حسین بخاری نے نعت گوئی اور نعت خوانی کے مقدس کام کو درست سمت دینے، نعت کو ادب عالیہ میں اس کا جائز مقام دلوانے اور فروغ نعت کی مختلف جہتوں میں کام کرنے کے لیے مدیر ''نعت'' راجا رشید محمود کی چیئرمین شپ میں ''سید ہجویرؒ نعت کونسل''، تشکیل دی ہے۔ کرنل ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری، محمد ثناء اللہ بٹ اور کچھ دیگر حضرات کی معاونت میں مدیر نعت اس مبارک کام کا آغاز کر رہے ہیں۔ ۱۰ دسمبر ۲۰۰۱ (پیر) کو کونسل کا افتتاحی اجلاس ہوگا۔ ۷ جنوری ۲۰۰۲ (پیر) کو پہلا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ دربار سید ہجویر داتا گنج بخش علیہ الرحمہ میں واقع ''نعت آڈیٹوریم'' (متصل سماع ہال) میں ہوگا۔ یہ مشاعرہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے پیر کو ہوا کرے گا۔ ان شاء اللہ۔ قارئین ''نعت'' کو کونسل کی کارروائیوں سے مطلع کیا جاتا رہے گا۔

Monthly NAAT Lahore
CPL 106